پریشانیاں

کیوں آتی ہیں؟

مُصیبت آئے تو کیا کروں؟

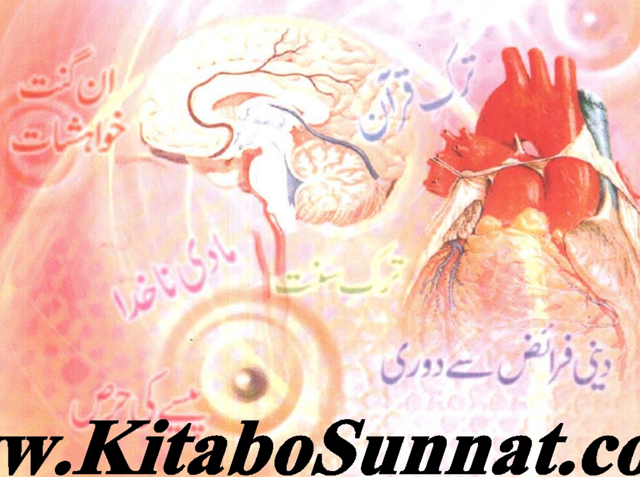

www.KitaboSunnat.com

مؤلف: مُحمّد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ

نظرِ ثانی: محمّد ارشاد علی حفظہ اللہ
مُدرّس جامعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ مُریدکے

دار القدس
DAR-UL-QUDAS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

100

پریشانیاں

کیوں آتی ہیں؟

مصیبت آئے تو کیا کروں

مؤلف: محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ

نظرثانی: محمد ارشاد علی حفظہ اللہ
مدرس جامعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ مریدکے

دار القدس
DAR-UL-QUDAS

ڈسٹری بیوٹرز

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-7321865

مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ
055-4235072

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت کی نشر واشاعت میں جہد مسلسل

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by Dar-Ul-Qudas Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or sorted in a data base retieval system, without the prior written permission the publisher.

نام کتاب

پریشانیاں کیوں آتی ہیں؟

مصیبت آئے تو کیا کروں

مؤلف: محمد عظیم حاصلپوری رحمہ اللہ

نظرثانی: محمد ارشاد علی حفظہ اللہ

مدرس جامعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ مریدکے

تاریخ اشاعت: مارچ ۲۰۰۸ء

ملنے کے پتے

مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

055-4235072

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-7321865

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
	حصہ اول	
۱	عرض مؤلف	۸
۲	پریشانیاں کیوں آتی ہیں	۱۳
۳	قول ابن قیم رحمۃ اللہ	۱۷
۴	قول بیضاوی رحمۃ اللہ	۱۸
۵	مصائب کی ایک قسم	۱۹
۶	خوشخبری	۱۹
۷	ایک اہم بات	۲۰
۸	نزول مصائب کے اسباب	۲۱
۹	معصیت الٰہی و رسل	۲۱
۱۰	قوم نوح علیہ السلام کی تباہی کے اسباب	۲۱
۱۱	قوم ہود علیہ السلام کی تباہی کا سبب	۲۲
۱۲	قوم ثمود علیہ السلام کی تباہی کا سبب	۲۳
۱۳	قوم شعیب علیہ السلام کی تباہی کا سبب	۲۳
۱۴	قحط سالی اور پیداوار میں کمی، طوفان اور بیماریاں کیوں......؟	۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
۱۵	ناپ تول میں کمی اور زکوۃ کا ادا نہ کرنا	۲۶
۱۶	لوگوں کو نیکی کا حکم نہ کرنا	۲۸
۱۷	زبان کا درست استعمال نہ کرنا	۳۰
۱۸	جہاد سے اعراض	۳۲
۱۹	پریشانیاں آئیں گی جب لوگ..........!!!	۳۴
۲۰	یہ سچ ہے	۳۵
۲۱	ہمارے کرنے کے کام	۳۵
۲۲	تبدیلی حالت	۳۶
۲۳	کامیابی کیسے......؟	۳۹
۲۴	اطاعت وفرمابرداری	۳۹
۲۵	اطاعت کامیابی کی ضمانت	۴۰
۲۶	اطاعت جنت کی خوشخبری	۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
	حصہ دوم	
۲۷	مصیبت آئے تو کیا کروں......؟	۴۵
۲۸	آزمائش اور عذاب میں فرق	۴۷
۲۹	کرنے کے کام	۵۱
۳۰	**اول**: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ	۵۱
۳۱	ایک بات	۵۳
۳۲	اِنَّا لِلّٰہِ......اور جنت میں گھر	۵۳
۳۳	مصیبت میں اِنَّا لِلّٰہِ......اور تسکین قلب	۵۴
۳۴	**الثانی**: صبر علامت مومن	۵۵
۳۵	صبر ہے کیا؟	۵۵
۳۶	صبر کس وقت؟	۵۶
۳۷	پریشانیوں اور مصائب کا علاج	۵۷
۳۸	جنت چاہئے یا......؟	۶۰
۳۹	**الثالث**: اولاد کے دنیا سے چلے جانے کا غم	۶۱
۴۰	**الرابع**: بیماری کا غم	۶۲
۴۱	بیماری میں ناشکری کے الفاظ منہ سے نہ نکالنا	۶۳
۴۲	بیمار انسان کے کرنے کے کام	۶۴
۴۳	بیمار جادو سے علاج نہ کروائے	۶۵
۴۴	بیمار انسان کے اقرباء کے کرنے کے کام	۶۶
۴۵	**الخامس**: موت کا غم	۶۹
۴۶	پہلے پہل صبر کرنا	۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
۴۷	شیطانی عمل سے بچ	۷۱
۴۸	تعزیت وتسلی	۷۲
۴۹	موت کو کثرت سے یاد کرو	۷۳
۵۰	شدتِ تکلیف کے باعث موت کی آرزو کرنا کیسا......؟	۷۳
۵۱	خودکشی کرنا کیسا......؟	۷۵
۵۲	موت شہادت غم یا......؟	۷۶
۵۳	ماں ہوتو ایسی...... !!	۷۶
۵۴	**السادس**: آفتوں اور مصائب کو ٹالنے کا ایک اور نسخہ	۸۰
۵۵	استغفار	۸۰
۵۶	استغفار سے دنیاوی فوائد	۸۱
۵۷	اللہ کی خوشی	۸۳
۵۸	**السابع**: مصیبت میں صرف اللہ کو پکارنا	۸۵
۵۹	مصیبت میں غیر اللہ کو پکارنے والے	۸۷
۶۰	"مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" سے مراد بت یا فوت شدہ بزرگ؟	۸۸
۶۱	نبی ﷺ نے سوال کیا کہ...............!	۹۰
۶۲	**الثامن**: حق کے راستے میں پیش آنے والے مصائب پر کیا......؟	۹۲
۶۳	استقامت کیا ہے......؟	۹۲
۶۴	اعمال صالحہ	۱۰۰
۶۵	ہر حال میں عمل صالحہ	۱۰۲
۶۶	مصائب میں وظائف	۱۰۴
۶۷	ہر مصیبت کے وقت کا وظیفہ	۱۰۴
۶۸	گم شدہ چیز اور بیوہ عورت کے لیے وظیفہ	۱۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
۶۹	آندھی وطوفان کے وقت کا وظیفہ	۱۰۴
۷۰	سانپ کے ڈسنے پر دم	۱۰۵
۷۱	بچھو کے کاٹے کا دم	۱۰۵
۷۲	بیمار آدمی کے لیے دم	۱۰۵
۷۳	جادو کی دوری کے لیے دم	۱۰۵
۷۴	دردِ جسم کے لیے دم	۱۰۶
۷۵	زہریلی چیز اور پھوڑے وپھنسی کے لیے دم	۱۰۶
۷۶	طبیعت ناساز ہو تو دم	۱۰۶
۷۷	قید سے رہائی کا وظیفہ	۱۰۶
۷۸	دائمی بیماری سے نجات کا وظیفہ	۱۰۷
۷۹	طلب اولاد کا بہترین وظیفہ	۱۰۷
۸۰	بہتر رشتوں کی طلب کے لیے وظیفہ	۱۰۷
۸۱	مریض کے لئے دعا	۱۰۸
۸۲	خطرے سے بچاؤ کی دعا	۱۰۸
۸۳	ہر نقصان دہ چیز سے حفاظت کی دعا	۱۰۸
۸۴	اللہ کی پسندیدہ دعا	۱۰۹
۸۵	شیطان سے بچاؤ کی دعا	۱۰۹
۸۶	جنت کا خزانہ حاصل کرنے کی دعا	۱۰۹
۸۷	بچھو سے بچاؤ کی دعا	۱۰۹
۸۸	ہر قسم کے نقصان سے بچاؤ کی دعا	۱۱۰
۸۹	ہر شر سے پناہ کی دعا	۱۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ !

مصائب و آلام بیماری اور تکالیف کے بارے میں لوگوں کا نکتہ نظر کچھ یہ ہے کہ سب کچھ منجانب اللہ ہے اس حد تک تو یہ بات مومن کے عقیدے کا حصہ ہے کہ اچھی اور بری تقدیر کا مالک و مختار صرف اللہ کی ذات ہے۔ لیکن جہاں تک ان کے اسباب کا تعلق ہے تو وہ سراسر انسان کے اپنے کیے دھرے کا نتیجہ سمجھنا چاہیے

یہ بات اللہ تعالیٰ نے کچھ یوں بیان فرمائی۔

”جو کچھ تمہیں مصائب پہنچتے ہیں وہ تمہارے ہی کردار کا نتیجہ ہیں جبکہ تمہارے بے شمار گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے“ ①

اللہ تعالیٰ کی شفقت و مہربانی ہے کہ جو انسان کی غلطیوں اور زیادتیوں پر تھوڑا سا دامن کھینچتا اور جھنجھوڑتا ہے باقی سے صرف نظر کر دیتا ہے تاکہ انسان کے قدم بغاوت و نافرمانی سے رک جائیں ضعیف الایمان انسان اکثر اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے کی بجائے اپنے گناہوں کی تاویل، ان پر اصرار اور پھر ان کا جواز تلاش کرتے ہیں۔

بسا اوقات خدا کے باغی و سرکش یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں یہ تو لیل و نہار کی گردش و حالات کے تغیر و تبدل کا نتیجہ ہے

”وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ“ ②

---

① شوریٰ ۴۲/۳۰۔ ② جاثیہ ۴۵/۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور ہماری ہلاکت گردش زمانہ کی وجہ سے ہے"

ہر کوئی کہتا ہے زمانہ برا ہے
کوئی یہ نہیں کہتا کہ میں برا ہوں

اور کچھ لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ دوسرے لوگوں کی وجہ سے مصائب ہم پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

"قَالُوْا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ" ①

"وہ (مصلحین) کو کہنے لگے کہ ہم تمہیں اپنے لئے منحوس خیال کرتے ہیں"

حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے کیونکہ تمام تر مصائب کے نزول کا سبب ہمارا اپنا وجود ہے اور جب سے ہم نے اپنی تہذیب وتمدن کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کو اپنایا مصائب نے ہم پر ڈیرے ڈال لیے ہماری حالت تو یہ ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تمدن میں ہنود
تم وہ ہو کہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ایسی حالت میں ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی اور دیکھنا ہوگا کہ آخر آج تمام دنیا میں مسلمان مصائب کا شکار کیوں......؟ اور انکے اسباب جن کی وجہ سے ذلتوں اور پریشانیوں نے ہمیں آ گھیرا، دور کر کے اللہ رب العالمین کو خوش کرنا ہوگا۔ اسی کی طرف نشاندہی کے لیے یہ زیر نظر رسالہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

دنیا میں وہ کونسا درخت ہے جسے ہوا نہ لگی ہو وہ کونسا انسان ہے جو ہمیشہ خوش وخرم ہی رہا ہو مصیبت و تکلیف دکھ درد انسان کے لیے ہی تھے اسکی حالت کبھی یکساں نہیں رہتی۔

آج کچھ ہے تو کل کچھ ہے تھوڑی تھوڑی پریشانی آنے پر آپے سے باہر ہو جانا

① یٰسین ۳۶/۱۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دینا انسانیت کے خلاف ہے۔

قارئین کرام! دنیا میں غم ومسرت اور رنج وراحت جوڑا جوڑا ہیں ان دونوں موقعوں پر انسان کو ضبط نفس اور اپنے آپ پر قابو پانے کی ضرورت ہے یعنی نفس پر اتنا قابو ہو کہ مسرت وخوشی کے نشہ میں اس میں فخر وغرور پیدا نہ ہو اور غم وتکلیف میں وہ اداس اور بذدل نہ ہو۔

دل کے ان دونوں عیبوں کا علاج صبر وثبات ضبط نفس اور ان دونوں موقعوں میں اللہ کے احکامات کا بجالانا ہے۔

اور عصر حاضر میں معاشرتی برائیوں کا سیلاب عروج پر ہے۔ یہود وہنود کی تہذیب وتمدن اور ثقافت کی یلغار نے نوجوان طبقے کو خصوصا بے راہ رواں اور جنسی آزادی کا وافر سامان فراہم کر کے امت مسلمہ سے خوشی اور غم کے امتیاز کو مٹا دیا ہے اور وہ جیسے مغربی تہذیب کو میڈیا میں دیکھتے ہیں اپنی خوشی وغمی میں ویسے کرنا شروع کر دیتے ہیں ایسے عالم میں امت مسلمہ کی اصلاح اور اخلاق اسلامیہ اور آداب دینیہ اور احکامات الٰہی کی ترویج کے لیے کام کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے

تو محترم زیر نظر کتاب بھی آداب دینیہ کی ایک لڑی ہے جو امت مسلمہ کو مصیبت وغم پیش آنے پر کرنے والے کاموں کی طرف ترغیب دلاتی ہے۔

آخر میں میں شکر گزار ہوں اپنے بھائی فضیلۃ الشیخ ارشاد علی بہاولنگری حفظہ اللہ کا جنہوں نے اس کام میں میری مدد فرمائی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اسکو ناشرین ومعاونین اور قارئین کے لیے ذریعہ فلاح ونجات بنائے۔

طالب دعا

محمد عظیم حاصل پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ اول

1

پریشانیاں کیوں آتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پریشانیاں کیوں آتی ہیں......؟

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ اَمَّا بَعۡدُ!

﴿وَمَا اَصَابَكُمۡ مِنۡ مُصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ وَمَا اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِي الۡاَرۡضِ وَمَا لَكُمۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ﴾①

''اور تمہیں جو مصیبت بھی آتی ہے تمہارے اپنے ہی کرتوتوں کے سبب سے آتی ہے اور وہ (اللہ) تمہارے بہت سے گناہوں سے درگزر بھی کر جاتا ہے اور نہ تم اسے زمین میں عاجز کر سکتے ہو (کہ تمہیں سزا نہ دے سکے) اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار''

''امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آؤ میں تمہیں کتاب اللہ کی افضل ترین آیت سناؤں اور ساتھ ہی حدیث بھی سناؤں، فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی اور میرا نام لیکر فرمایا: سن میں اس کی تفسیر بھی تجھے بتادوں۔ تجھے جو بیماریاں سختیاں اور بلائیں آفتیں دنیا میں پہنچتی ہیں وہ سب تمہارے اپنے اعمال کا بدلہ ہے''②

---

① شوریٰ/۳۰-۳۱۔

② مسند احمد ج ۱/ص ۸۵ رقم ۶۴۹ اسنادہ حسن احمد شاکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام تر مصائب کے نزول کا سبب ہمارا اپنا وجود ہے کیونکہ ہم نے اللہ کے احکامات کو چھوڑ دیا تو اللہ نے ہمیں چھوڑ دیا۔ ہم نے حدود اللہ کو توڑ دیا۔ اللہ نے ہم سے اپنا رشتہ ناتا توڑ دیا، ہم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا اللہ نے ہمیں ذلت میں ڈال دیا، ہم نے اپنے مالوں سے اللہ کا حصہ نکالنا چھوڑ دیا اللہ نے ہمارے مالوں میں برکت ڈالنا چھوڑ دی۔

ہم نے غرباء وفقراء کا خیال رکھنا چھوڑ دیا اللہ نے ہمارا رزق تنگ کر دیا۔ ایسے ہی جب ہم نے صوم وصلاۃ کو چھوڑ دیا اللہ نے ہم سے نیکی کی توفیق چھین لی، ہم نے دشمنوں کو دوست اور دوستوں کو دشمن بنا لیا اللہ نے حقیقت میں دشمنوں کو بھی دشمن اور دوستوں کو بھی دشمن بنا دیا اور اللہ نے ہم سے مدد ونصرت اٹھا لی۔

گویا ہر کام اور مصائب کے لانے میں خود سبب بنا پھر میں اس کا الزام کسی اور پر کیوں لگاؤں؟

دیکھئے بات سمجھنے کی ہے!

آخر دنیا میں کافر بھی آباد ہیں اور مسلمان بھی لیکن کافر اتنا پریشانیوں میں مبتلا نہیں ہے جتنا ایک مسلمان مصائب کا شکار ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا مسلمان کو تکلیف ومصیبت اس لیے آتی ہے کہ اس نے کلمہ پڑھا ہے......؟ نہیں اسکی وجہ اور ہے۔

سنیئے !!

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ دو طرح کا تعلق ہے ایک خالق ومخلوق والا اور دوسرا دین والا۔

خلق کے اعتبار سے تو اللہ کی ساری مخلوق برابر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں مسلمان اور کافر میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن جب دین کا تعلق اللہ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے اور کوئی آدمی صحیح دین قبول کر لیتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کا اپنا ہو جاتا ہے۔ جیسے باہر کا کوئی اجنبی آدمی ہو تو اسکے لئے سارا شہر برابر ہے نہ کسی سے دشمنی نہ کسی سے دوستی لیکن اگر یہاں کسی سے اس کی رشتہ داری یا کوئی تعلق ہو جائے تو پھر ظاہر ہے کہ اس کا تعلق وہاں اس کی پہچان بن جائے گا اور اس تعلق دار کی دشمنی و دوستی اس کی دوستی و دشمنی بن جائے گی۔ جب وہ آئے گا اپنے رشتہ دار ہی کے پاس آئے گا اسکو اس سے ہمدردی ہوگی۔

یعنی جب رشتہ داری ہو جائے تو پھر جو تعلق انکے ساتھ ہے وہ اور کسی کے ساتھ نہیں وہ آ کر ٹھہرے گا تو وہاں کسی چیز کا تحفہ لائے گا تو ان کے لئے۔ کوئی فائدہ پہنچانا ہوگا تو رشتہ دار کو۔ باقی شہر سے اس کو کیا۔

سب انسان برابر ہیں آدم کی اولاد ہیں لیکن جس سے رشتہ ہو جائے وہ پھر قریبی ہو جاتا ہے اور اسکے ساتھ تعلق گہرا ہو جاتا ہے۔

اور اگر خدانخواستہ رشتے میں کوئی خرابی آ جائے رشتہ داری ہو اور ناراضگی پیدا ہو جائے رنجش پیدا ہو جائے تو پھر غیر اتنے برے نہیں لگتے جتنے اپنے برے لگتے ہیں۔

ناراض انسان علاقے اور شہر کے ہر گھر میں جانے کیلئے تیار ہوگا مگر اس ناراض رشتہ دار کے گھر نہیں جائے گا جب رشتہ داری صحیح تھی تو کہیں اور جاتا نہ تھا اور رشتہ داری میں بگاڑ پیدا ہوا تو اسے کوئی برا نہیں لگتا سوائے اس گھر کے۔

جب مسلمان بگڑ جاتا ہے تو پھر اللہ کو اتنا ہی برا لگتا ہے جتنا ہمیں وہ اپنا رشتہ دار برا لگتا ہے جس سے بگاڑ ہو جائے جس سے ناراضگی ہو جائے۔ ایسے ہی سمجھ لو جو مسلمان بگڑا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ منافق ہے منافق پر اللہ کو زیادہ غصہ آتا ہے بہ نسبت کافر کے کافر کے ساتھ تو ادھار ہے، ٹھیک ہے نہیں مانتا نہ مانے۔ اسی طرح مشرک ہے نہیں مانتا تو نہ مانے اس کا حساب لیا جائے گا اس کی خبر لی جائے گی۔

لیکن منافق جو ہے وہ وہ ہے جس نے رشتہ داری قائم کی، کلمہ پڑھا، اللہ کو اپنا ربّ مان لیا اور پھر اسکے بعد دھوکے بازی کرتا ہے۔ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے اس اعتبار سے لوگ اسے مسلمان سمجھتے ہیں اور وہ اندر سے مسلمان نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کو منافق پر بڑا غصہ آتا ہے اور دیکھ لیں یہی قہر ہے جو مسلمان پر برس رہا ہے اور کافر دنیا میں مزے کر رہے ہیں۔

اور مسلمان اپنے مسائل ومصائب میں جکڑے ہوئے ہیں (ورنہ اللہ نے تو دنیا وآخرت دونوں مسلمانوں کے لئے بنائی ہیں)۔

دیکھ لو! دنیا کی دوسری قومیں مزے کر رہی ہیں، امریکہ مزے کر رہا ہے، انڈیا والے مزے لوٹ رہے ہیں، روس مزے میں ہے، ہندو مزے کر رہے ہیں حالانکہ وہ نافرمان ہیں مشرک ہیں ادھر پاکستان کا حال دیکھ لو، اپنے ہی جوتے کھا رہے ہیں، کس قدر خدا کا قہر ہے، مار دھاڑ ایک دوسرے کو خود ہی مار رہے ہیں یہ کیا ہے؟ یہ اللہ کے غضب کا اظہار ہے۔

خدا کو جو ناراضگی اس جھوٹے منافق مسلمان پر ہے وہ ناراضگی اللہ کو امریکہ، انڈیا اور روس والوں پر نہیں ہے ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ مسلمان شکوے کرتا ہے کہ باوجود کلمہ گو ہونے کے دنیا میں مصائب کا شکار کیوں؟ وہ یہ نہیں سوچتا کہ اللہ سے عہد کر کے پھر گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضع میں تم ہو نصاریٰ تمدن میں ہنود
یہ ہیں مسلماں کہ جنہیں دیکھ شرمائیں یہود

دنیا میں انسان جو پریشانیوں اور دکھوں میں پڑا ہوا ہے اسکا سبب اسکے گناہ ہیں جو اسکو ایک پریشانی سے نکال کر دوسری پریشانی میں مبتلا کرتے ہیں۔

قول ابن قیم رحمہ اللہ

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں گناہ کی ایک نقد سزا یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ دوسرے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی طرح نیکی کی ایک نقد جزا یہ ہے کہ ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچ لاتی ہے۔ (1)

محترم قارئین کرام! جب آدمی کو کوئی بیماری لگتی ہے تو اسکا سبب تو آخر کوئی نہ کوئی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے جب کوئی پریشانی آتی ہے جب کوئی عذاب آتا ہے جب کوئی تکلیف آتی ہے۔ تو اسکا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے تو اس کا اصل سبب گناہ ہوتا ہے۔ دیکھو تا بندہ گناہ کرتا ہے اللہ اسکو سزا دینا چاہتا ہے تو اس سے بد پرہیزی کرواتا ہے وہ کوئی ایسی چیز کھالیتا ہے جو صحت کے لئے مضر ہوتی ہے اس سے وہ بیمار پڑ جاتا ہے۔ اس سے درد ہوتا ہے، تڑپتا ہے، ہائے میں مر گیا، ہائے میں مر گیا............ ہسپتالوں میں پھرتا ہے، پیسہ خرچ کرتا ہے وقت ضائع ہوتا ہے، گھر والے سارے پریشان ہو جاتے ہیں، سبب کیا ہے؟ وہ بد پرہیزی، وہ بد پرہیزی کیوں............؟

اللہ اس کو پھنسانا چاہتا تھا اسی لئے اس سے بد پرہیزی کروادی (حالانکہ اللہ اس سبب کا محتاج نہیں براہ راست بھی عذاب دے سکتا ہے) اللہ کبھی بھی اپنے بندے پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے خبردار کر دیا:

(1) الدواء الشافی لابن قیمؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ﴾ ①

(لوگو!) جوتم پر مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے آتی ہے (حالانکہ میں ہر برے عمل کی سزا دنیا میں نہیں دیتا) بہت سی خطاؤں سے درگزر کر جاتا ہوں (کسی کسی پر میری پکڑ ہوتی ہے کسی کسی عمل پر میں پکڑتا ہوں ورنہ ایک ایک عمل کا بدلہ تو آگے ملے گا)

بہر حال جو بھی پریشانی یا مصیبت وآفت مسلمان کو آتی ہے وہ اس کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''کہ جب ایمانداروں کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور اس کے کفارے کی کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے کسی رنج وغم میں مبتلا کر دیتا ہے اور وہی اس کے ان گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے''۔ ②

تمام تر مصائب کا سبب انسان کے اپنے اعمال یعنی گناہ ہیں لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کو کوئی مصیبت یا تکلیف ہوتی ہے تو وہ ان کے گناہوں کی وجہ سے نہیں نہ ہی ان کے شامت اعمال کی وجہ سے بلکہ اس کے دوسرے اسباب اور حکمتیں ہوتی ہیں۔

قول بیضاوی رحمہ اللہ:

بیضاوی رحمہ اللہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت (کہ تمام تر مصائب انسان کے اپنے کئے ہوئے گناہ کی وجہ سے آئے ہیں) ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جن سے

① شوریٰ ۴۲/۳۰۔

② مسند احمد جلد ۲/ص ۱۵۷ رقم حدیث ۲/۱۲۵۱۱۲ اسنادہ صحیح احمد شاکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ سرزد ہو سکتے ہیں انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے معصوم ہیں یا نابالغ بچے اور مجنون جن سے کوئی گناہ نہیں ہوتا، ان کو جو تکلیف و مصیبت پہنچتی ہے وہ اس حکم میں داخل نہیں اس کے دوسرے اسباب اور حکمتیں ہوتی ہیں مثلاً رفع الدرجات اور در حقیقت ان کی حکمتوں کا احاطہ انسان نہیں کر سکتا۔ ①

مصائب کی ایک قسم:

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ تیسیر القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مصیبتوں اور تکلیفوں کی ایک قسم وہ ہے جو اللہ کے پیغمبروں اور مخلص بندوں کو حق کے راستے میں پیش آتی ہے ان کے متعلق گناہوں کے کفارہ کا تصور ہی غلط ہے ان کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ ان بزرگ ہستیوں کے درجات بلند کرتا ہے اور ایسے مصائب سب سے زیادہ اللہ کے نبیوں کو پھر درجہ بدرجہ دوسرے مخلص بندوں کو پیش آتے ہیں۔

خوشخبری:

مومن بندے کو جو دنیا میں مصائب یا پریشانیاں آتیں ہیں اللہ اس کو ان کی وجہ سے پاک وصاف کرنا چاہتا ہے اور اس پر اس کو اجر وثواب عطا کرتا ہے اور ساتھ ساتھ جس گناہ کی وجہ سے اس کو آزمائش میں اور پریشانی میں مبتلا کرتا ہے کل قیامت کے دن اس گناہ کے بارے میں اللہ کچھ نہیں پوچھیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آؤ میں تمہیں کتاب اللہ کی افضل تر آیت سناؤں اور حدیث سناؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ .... الخ﴾ اور میرا نام لے کر فرمایا سن! میں اس کی تفسیر بھی تجھے بتادوں تجھے جو بیماریاں سختیاں اور بلائیں آفتیں دنیا میں پہنچتی ہیں وہ

① تفسیر بیضاوی پ ۲۵ سورۃ شوریٰ ۳۰/۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب تمہارے اپنے اعمال ہی کا بدلہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم اس سے بہت زیادہ ہے کہ پھر ان ہی پر آخرت میں بھی سزا دے اور اکثر برائیاں معاف فرما دیتا ہے تو اس کے کرم سے یہ بالکل ناممکن ہے کہ دنیا میں معاف کی ہوئی خطاؤں پر آخرت میں پکڑے''۔ ①

اسی معنی کی بعض روایات سے ثابت ہے کہ جن گناہوں کی کوئی سزا دنیا میں دے دی جاتی ہے مومن کے لئے اس سے آخرت میں معافی ہو جاتی ہے جیسا کہ حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک میں اور امام بغوی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور تفسیر ابن کثیر و تفسیر مظہری میں بھی اسی آیت کے تحت اسی معنی کی روایات نقل کیں ہیں۔

ایک اہم بات:

یہ بات مسلم ہے کہ جو بھی پریشانیاں یا مصیبتیں آتی ہیں ان کا سبب ہمارے اعمال ہیں وہ پریشانیاں چاہے آسمانی آفت بارش، پانی، آسمانی بجلی کی صورت میں آئیں یا زمینی زلزے کی صورت میں آئیں یا وہ گھروں کی پریشانیاں مثلاً آپس میں لڑائی جھگڑے، معاشرے میں بدامنی گھریلو مسائل، رزق کی تنگیاں، ہر طرف سے مایوسی اور ہر طرف سے بری خبریں ان سب پریشانیوں کو لانے والے ہمارے گناہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ ②

''بحر و بر میں فسادات لوگوں کے اعمال کی وجہ سے ہیں''۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے کون کون سے ایسے گناہ ہیں جو ہم پر پریشانیوں اور

① مسند احمد جلد ۱ ص ۸۵ رقم ۶۴۹ اسنادہ حسن احمد شاکر۔

② سورہ روم ۳۰/۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب و آفتوں کو لانے کا سبب بنتے ہیں اور ہمارا جینا دنیا میں تنگ کر دیتے ہیں تا کہ ہم ان سے بچ سکیں۔

نزول مصائب کے اسباب

معصیت الٰہی و رسل: مصیبتوں کا سبب معصیت الٰہی اور خدا کی نافرمانی ہے یعنی جب انسان قانون شکنی کرتا ہے اور خدائی حکم کی حکم عدولی کرتا ہے تو سزاؤں کا مستحق ہو جاتا ہے۔

آپ ذرا غور کریں کہ شیطان نافرمانی سے پہلے خدا کا بہت بڑا مقرب تھا لیکن خدائی حکم کو بجا نہ لانے کی وجہ سے بارگاہ الٰہی میں مردود ہوا اور جنت کے عیش و آرام سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا گیا۔

آپ دور کیوں جاتے ہیں اپنے آپ کو دیکھئے کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا درجہ عطا فرمایا کہ اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا جنت میں رکھا، فرشتوں سے سجدہ کرایا لیکن اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے اور دنیا میں بھیجے گئے (مکمل تذکرہ سورۃ بقرہ میں) وہ دنیا میں آنے کے بعد ہزاروں مصیبتوں میں پھنس گئے اور اپنی اولاد کو بھی انہیں مصیبتوں میں پھنسا گئے یہ دنیاوی مصیبت محض خدا کی نافرمانی سے پیش آئی۔

قوم نوح علیہ السلام کی تباہی کا سبب:

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر بھی اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے طوفان آیا۔ جناب آدم علیہ السلام کے بعد مشہور اور بڑے نبیوں سے حضرت نوح علیہ السلام ہیں آپ کو ایک ہزار برس کے قریب عمر ملی تھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے لئے رسول بنایا تھا آپ ساڑھے نو سو برس تک اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے مگر جس قدر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاتے اتنے ہی وہ لوگ دور بھاگتے۔ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تا کہ نوح علیہ السلام کی کوئی بات بلکہ آواز بھی کان میں نہ پڑے آخر اللہ نے طوفان کے ذریعے تمام نافرمان قوم کو غرق کر دیا۔

﴿مِمَّا خَطِيئَتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا﴾ ①

''یہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے پھر آگ میں داخل کر دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا''۔

یہ غرق آبی محض عصیان اور طغیان کی وجہ سے ہوئی معلوم ہوا کہ اللہ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے مصیبت آتی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

قوم ہود علیہ السلام کی تباہی کا سبب:

قوم ہود یعنی عاد پر بھی عذاب الٰہی ان کی نافرمانی کی وجہ سے آیا یہ قوم بڑی طاقت ور اور شہ زور تھی ہود علیہ السلام نے بہت سمجھایا مگر وہ نافرمانی سے باز نہیں آئے اور کہنے لگے:

﴿فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا﴾

جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اسے لے آؤ

اللہ تعالیٰ اس بات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہیں عذاب کس وجہ سے آیا فرماتے ہیں:

﴿كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ﴾ ②

---

① سورہ نوح ۷۱/ ۲۵۔

② سورۃ قمر ۵۴/ ۱۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جھٹلایا عاد نے پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈرانے والے"

چنانچہ ان پر خدا کی طرف سے اچانک بجلی کی ایک خوفناک گرج نازل ہوئی اور ہوا اس قدر تیز تھی کہ اس نے ان کے مکانات ومحلات کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور وہ تمام بستی برباد ہوگئی جس کی وجہ وسبب معصیت الٰہی ورسل تھی۔

قوم ثمود علیہ السلام کی تباہی کا سبب:

قوم ثمود علیہ السلام جو عاد ثانیہ کہلاتے ہیں انہوں نے بھی اپنے نبی صالح علیہ السلام کی تکذیب اور خدا کی نافرمانی کی، باوجود وعظ ونصیحت اور تہدید ودھمکی کے وہ کسی صورت میں بھی حرکات ناشائستہ سے باز نہ آئے تو ان پر بھی عذاب الٰہی آیا:

﴿فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ﴾ ①

"بالآخر زلزلہ نے ان کو آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں زانوں کے بل اوندھے گرے رہ گئے"

یعنی ان کی تباہی کا سبب بھی معصیت الٰہی ورسل بنا۔

قوم شعیب علیہ السلام کی تباہ کا سبب:

سورۃ الحجر اور سورۃ الشعراء میں اس قوم کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں قوم شعیب کو دو قسم کے عذاب نے آ گھیرا، ایک زلزلہ کا عذاب، دوسرا آگ کی بارش کا عذاب، یعنی وہ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے کہ یکایک ایک ہولناک زلزلہ آیا اور ابھی اس کی ہولناکی ختم نہ ہوئی تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی اور نتیجہ یہ نکلا کہ صبح دیکھنے والوں نے دیکھا کہ تمام کے تمام سرکش اور مغرور آج گھٹنوں کے بل اوندھے اور جھلسے ہوئے پڑے ہیں۔

① سورۃ اعراف ۷/ ۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ان کے اوپر عذاب کے نزول کا سبب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ ①

''پھر انہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا پس آ کر پکڑا ان کو بادل والے عذاب نے جس میں آگ تھی بے شک وہ بڑے عظیم دن کا عذاب تھا''۔

بہر حال اس قوم پر اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب آیا جس سے معلوم ہوا کہ معصیت اور گناہ عذاب الٰہی کا سبب ہیں اسی طرح اصحاب الرّسّ اور اصحاب القریہ پر بھی رسولوں کی تکذیب اور خدا کی نافرمانی کی وجہ سے مصیبتیں آئیں۔

ایسے ہی فرعون اور اس کی قوم نے بھی موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور اللہ کی بات کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کو مختلف عذابوں میں جکڑ دیا۔

قحط سالی، پیداوار میں کمی، طوفان اور بیماریاں کیوں......؟

قحط سالی، پیدوار میں کمی، طوفان اور سیلاب اور مختلف بیماریاں (ٹڈیاں وغیرہ) ان سب کے نزول کا سبب بھی معصیت الٰہی درسل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی قوم کو موسیٰ اور اپنی نافرمانی کی وجہ سے ان تمام عذابوں سے گزارا یعنی اس قوم پر سات قسم کے عذاب مسلط کیے گئے:

① قحط سالیاں

② نقص ثمرات (پیداوار میں کمی)

③ طوفان، سیلاب

① شعراء ۲۶/۱۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④۔جراد (ٹڈی)

⑤۔قمل (جوئیں)

⑥۔ضفادع (مینڈک)

⑦۔دم (خون)

تفسیر معالم التنزیل اور تاریخ ابن الاثیر میں وضاحتاً یہ درج ہے کہ فرعون کی قوم پر اللہ کی اور موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب اور نافرمانی کی وجہ سے اللہ نے یہ عذاب مسلط کیے۔

یاد رہے! اگر آج بھی ہمارے اوپر قحط سالی، رزق کی تنگی اور مختلف بیماریاں خواہ اپنے جسم سے تعلق رکھتی ہوں یا فصلوں سے، ان سب کے نزول کا سبب ہمارا اپنا وجود ہے جب سے ہم نے معصیت الٰہی اور معصیت رسول کو کرنا شروع کیا اس وقت سے ہم مصائب اور پریشانیوں کا شکار ہو گئے۔

ایسا ہی ایک قحط کا عذاب اہل مکہ پر بھی نازل ہوا تھا اور بارشیں بند ہو گئیں اور باہر سے غلہ آنا بھی بند ہو گیا تھا اس عرصہ میں لوگوں کا یہ حال ہو گیا کہ جانوروں کے چمڑے اور ہڈیاں کھانے تک مجبور ہو گئے شدتِ بھوک کی وجہ سے یہ حال ہو رہا تھا کہ آسمان کی طرف دیکھتے تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔

بالآخر ابوسفیان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر قرابت کا واسطہ دیا اور بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے یہ معصیت دور ہو گئی، گویا جب اکثر لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے تو وہ سب مخلوق کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔①

---

① صحیح بخاری کتاب تفسیر سورۃ دخان کی تفسیر/ تیسیر القرآن جلد ۴ ص ۱۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپ تول میں کمی اور زکوۃ کا ادا نہ کرنا:

قوم اہل مدین پر اس وقت عذاب نازل ہوا جب پوری قوم خائن (خیانت کرنے والی) اور بد معاملہ اور بے ایمان ہوگئی۔ کم تولنا اور زیادہ لینا کوئی عیب نہ رہا اور قوم کا اخلاقی احساس یہاں تک فنا ہوگیا کہ جب ان کو اس عیب پر ملامت کی جاتی تو شرم سے سر جھکا لینے کی بجائے وہ الٹا اس ملامت کرنے والے کو ملامت کرتے۔

اور ان کی سمجھ میں نہ آتا کہ ان میں کوئی عیب بھی ہے جو ملامت کے قابل ہو اپنی بدکاریوں کو برا نہ سمجھتے بلکہ جو ان حرکات کو برا کہتا اس کو غلط اور لائق سرزنش خیال کرتے۔

اسی چیز کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں مکمل طور پر کیا اور فرمایا:

﴿فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ .... الخ﴾ ①

''پس تم ناپ تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کا ان چیزوں میں نقصان نہ کیا کرو''۔

تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی نافرمانی کی تو اللہ عزوجل نے ان پر مصائب اور عذاب کو مسلط کر دیا اور زلزلے نے ان کو اور ان کے گھروں کو برباد کر کے رکھ دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ﴾ ②

① سورۃ اعراف ۷/۸۵۔

② مسند احمد جلد ۵ ص ۲۷۷، رقم ۲۲۲۸۶ سندہ صحیح احمد شاکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک انسان گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے''۔

زکوۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے بھی قحط سالی نازل ہوتی ہے۔اور انسانوں کو فراخی رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكٰوةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا﴾ ①

''جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کو قحط سالیوں کی سخت مصیبتوں اور بادشاہوں کے ظلم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوۃ نہیں دیتے ان سے بارش روک لی جاتی ہے اگر جانور نہ ہوتے تو بارش ہی نہ ہوتی''۔

نیز زکوۃ نہ دینے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''ان کا مال قیامت کے دن سانپ بن کر ان کو ڈسے گا اور گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں ②''۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو جانوروں کی زکوۃ ادا نہیں کرتے قیامت کے دن وہ جانور بڑھے ہوئے سینگوں سے اسے ماریں گے اور پچاس ہزار برس اسے روندتے اور کچلتے رہیں گے'' ③

---

① ابن ماجہ کتاب الفتن ۲۲/ ۶ ۴۰۱۹ سندہ حسن عند البانی۔

② بخاری کتاب الزکاۃ (ح ۱۴۰۳)۔

③ مسلم کتاب الزکوۃ ح ۹۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو نیکی کا حکم نہ کرنا:

جب قوم کے سب لوگ برائیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں اور ان میں کوئی ان کو نیکی کی دعوت دینے والا نہیں ہوتا تو بھی مصائب کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو قوم گناہوں میں مبتلا ہو جائے اور ان میں اسے روکنے کی قدرت والے بھی موجود ہوں اور وہ نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان کو اپنی طرف سے عذاب میں مبتلا کر دیں''۔ ①

نیکی کا حکم نہ کرنے اور برائی سے نہ روکنے والوں کو اللہ مصائب میں ڈال دیتا ہے اور سخت عذاب دیتا ہے جیسے بنی اسرائیل والوں کے متعلق فرمایا:

''ہم نے ان کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ان کو برے عذاب میں پکڑ لیا جنہوں نے ظلم کیا اس لئے کہ وہ نافرمان تھے''۔ ②

اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ اصحاب السبت والوں کو بھی مصائب میں اس لئے ڈالا گیا کہ وہ برائی سے روکتے نہ تھے:

﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ﴾ ③

''وہ ایک دوسرے کو برائی کے افعال سے روکتے نہ تھے''۔

مسلمان جب تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بلا خوف اور لومتہ لائم اور بغیر کسی مفاد کے ادا کرتے رہے تو مسلمان معاشرہ بہت سی قباحتوں برائیوں اور

---

① ابوداؤد کتاب الملاحیم ۱۷/ ۴۳۳۹ للالبانی حسن۔

② سورۃ اعراف ۷/ ۱۶۵۔

③ سورۃ مائدہ ۵/ ۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی پکڑ، اور مصائب سے محفوظ رہا لیکن جب مسلمانوں نے اس فریضے کو فراموش کر دیا اور اس میں سستی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا اور کہا کہ جہاں کوئی لگا ہے لگا رہے تو معاشرہ منکرات کے سیلاب کی زد میں آ کر تباہ و برباد ہو کر رہ گیا اور مصائب مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ ①

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال (معاشرے) کو جہنم کی آگ سے بچاؤ"۔

✵❀✵❀

① سورۃ تحریم ۶۶/۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان کا درست استعمال نہ کرنا

زبان بدن انسانی میں بظاہر ایک چھوٹا سا عضو ہے لیکن اسلام کے اندر اس عضو کی بڑی اہمیت ہے، اگر انسان اس کا صحیح استعمال کرے تو وہ دنیا کے اندر بھی بہت سے فوائد حاصل کر لیتا ہے اور اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے لیکن اگر اس عضو کا استعمال صحیح طریقہ سے نہ ہو سکے تو دنیا کے اندر بھی یہ بڑی بڑی مصیبتوں اور آزمائشوں کا سبب بن جاتا ہے اور آخرت میں بھی انسان کو الٹے منہ جہنم میں ڈالنے کا سبب بن جاتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا:

﴿عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنْ اِسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنْ اَعْوَجَجْتَ اَعْوَجَجْنَا﴾ (۱)

"ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء تعظیماً زبان کے سامنے جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہمارے متعلق اللہ سے ڈر ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے، اور اگر تو ٹیڑھی ہو جائے گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

اگر زبان کا استعمال صحیح ہوگا تو تمام اعضاء محفوظ رہیں گے اور اگر کسی جگہ پر زبان

(۱) ترمذی کتاب الزہد ۶۰/ ۲۴۰۷ حسن عند البانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا غلط استعمال ہو گیا تو یہ تو جبڑوں کے اندر محفوظ ہو جائے گی لیکن سزا دوسرے اعضاء کو بھگتنی پڑے گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زبان کی بہت زیادہ حفاظت کیا کرتے تھے، جیسا کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان پکڑی ہوئی ہے اور اسکو کھینچ رہے ہیں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ آپکو معاف فرمائے اسے چھوڑ دو، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے مجھے بڑی جگہوں پر پھنسایا ہے (اسلئے میں اسکو پکڑ کر کھینچ رہا ہوں)۔①

زبان کا غلط استعمال مصائب ومشکلات کے نزول کے اسباب میں سے ایک سبب بنتا ہے۔ جس کو درست رکھنا ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔

پھول برساؤ بوقت گفتگو

ان لبوں پہ گالیاں جچتی نہیں

---

① موطا امام مالک کتاب الکلام ۵/ ۱۱ صحیح الاسناد عند الالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد سے اعراض

جب تک مسلمانوں نے اسلام کی کوہان جہاد فی سبیل اللہ کو اپنائے رکھا اس وقت تک دنیا کے اندر مسلمانوں کا سکہ چلتا تھا قیصر وکسریٰ اپنے دربار میں بیٹھے خوف کھاتے تھے۔ مسلمان جس طرف بھی رخ کرتے ہر چیز کو سیلاب کی طرح بہا لے جاتے تھے۔

لیکن جب مسلمانوں نے اس عظیم عمل سے اعراض کیا اور دنیا کی آسائشوں کے دلدادہ ہو گئے ان کی تمام خواہشیں دنیا کے ساتھ وابستہ ہو گئیں اور مسلمانوں نے دنیا کو اپنا حقیقی مستقبل سمجھ لیا تو اس دن سے مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا اور طرح طرح کے مصائب ان پر ٹوٹ پڑے۔

آج دور حاضر میں جس طرف بھی نظر اٹھتی ہے مسلمان ہی مظلوم نظر آتے ہیں اگر جیلیں بھری پڑی ہیں تو مسلمانوں سے اور ہسپتال مریضوں سے بھرے پڑے ہیں تو مسلمانوں سے الغرض مصائب لانے میں جہاد سے اعراض کا بڑا حصہ ہے جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا تَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ اِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِالْعَذَابِ﴾

''کہ جس قوم نے بھی جہاد کو ترک کیا اللہ نے ان پر عذاب مسلط کر دیا (یعنی مصائب میں مبتلا کر دیا)'' ①

---

① المعجم الاوسط ۳۸۵۱ سندہ حسن عند الالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح دوسری جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کہ جب تم بیع وشراء شروع کردو گے اور بیلوں کی دموں کو تھام لو گے کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گا اور ان کو اس وقت تک ختم نہیں کرے گا جب تک تم واپس اپنے دین (جہاد) کی طرف واپس لوٹ کر نہیں آجاتے“①

پتہ چلا کہ آج دنیا میں ہمارے ذلیل ورسوا ہونے کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے جہاد کو چھوڑ دیا ہے اور ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اس چیز کے منتظر ہیں کہ شاید اللہ آسمان سے کوئی لشکر نازل کر کے کافروں کو ختم کردے گا اور دنیا میں دوبارہ مسلمانوں اور اسلام کا بول بالا ہوگا، شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو (اقبال)
تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے
کھویا گیا ہے تیرا جذبِ قلندرانہ

---

① ابوداود کتاب البیوع ۳۴۶۲/۵۶ صحیح عند الالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پریشانیاں آئیں گی جب لوگ...... !!!

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں چودہ خصلتیں پیدا ہوں گی تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ پوچھا گیا کون کون سی؟ یارسول اللہ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنالیا جائے۔

۲۔ امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے۔

۳۔ زکوٰۃ جرمانہ محسوس ہونے لگے۔

۴۔ شوہر بیوی کا مطیع ہو جائے۔

۵۔ بیٹا ماں کا نافرمان ہو جائے۔

۶۔ آدمی دوستوں سے بھلائی کرے اور ماں باپ پر ظلم ڈھائے۔

۷۔ مساجد میں شور مچایا جائے۔

۸۔ قوم کا رذیل ترین آدمی اسکا سربراہ بن جائے۔

۹۔ آدمی کی عزت اسکی برائی کے ڈر سے ہونے لگے۔

۱۰۔ نشہ آور اشیاء کھلم کھلا استعمال کی جائیں۔

۱۱۔ مرد ریشم پہننے لگیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ آلات موسیقی کو اختیار کیا جائے۔

۱۳۔ رقص وسرور کی محفلیں سجائی جائیں۔

۱۴۔ اس وقت کے لوگ اگلے لوگوں پر لعن طعن کرنے لگیں۔

تو لوگوں کو چاہیے کہ عذاب الٰہی کے منتظر رہیں خواہ وہ سرخ آندھی کی شکل میں ہو یا اصحاب سبت کی صورتیں مسخ ہونے کی شکل میں۔ ①

یہ سچ ہے!

کہ تمام تر مصائب انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں خشکی وتری میں فساد ہی فساد اور جنگ وجدال ان سب کا سبب ہمارا معصیت الٰہی ورسل اور اللہ احکم الحاکمین کے قانون کو توڑنا ہے۔

اللہ تعالیٰ بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ﴾ ②

''لوگوں کے اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری (جنگل اور بستی) میں بگاڑ ہی بگاڑ ظاہر ہوگیا ہے''۔

ختم کرتا ہوں گفتگو فقط اسی بات پہ
منحصر ہیں یہ سارے قصے ہمارے گناہوں کے انبار پہ

ہمارے کرنے کے کام:

اب اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پریشانیاں کیوں آتی ہیں؟ اس کا جواب مل چکا کہ یہ سب ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں لیکن اب ہمیں کرنا کیا ہوگا جس سے ہم ان

① ترمذی، باب علامات الساعۃ۔

② سورہ روم ۳۰/۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام تر مشکلات و مصائب کو اپنے سے دور رکھ سکیں اور اپنی دنیاوی زندگی اور اخروی زندگی خوشگوار بنا سکیں سب سے پہلے۔

تبدیلی حالت:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ ①

''واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتے جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت کو بدل نہیں دیتے''۔

آج پھر ہمیں اپنی حالت کو بدلنا ہوگا اور اپنا ایمان اور عقیدہ ویسا بنانا ہوگا جیسا کہ صحابہ کرام اور تابعین اور سلف صالحین کا تھا جیسا کہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں نے اپنے صحیح اعمال اور اعتقاد کی وجہ سے ہر جگہ غلبہ اور تسلط حاصل کرتے جاتے تھے بڑی بڑی جابر اور ظالم سلطنتیں ان سے لرزہ براندام ہو جاتی تھیں قیصر و کسریٰ کی سلطنت کے تختے الٹ دیئے جاتے تھے۔

جہاں جہاں جاتے فتح و نصرت ان کی قدم بوسی کرتی تھی گویا اصلاح و عمل کا یہ سیلاب کہیں تھمتا نہ تھا۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
تیغوں کے سائے میں ہم پل کے جوان ہوئے ہیں

---

① سورۃ رعد ۱۳/ ۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
(اقبال)

لیکن جب سے مسلمانوں میں عمل حسنہ اور صحیح اعتقاد، صحیح جوش و ولولہ اور صحیح اسلامی عزت باقی نہ رہی تب سے محکومیت اور غلامیت، ذلت اور مسکنت کی زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے۔

آج تقریباً دنیا کے مسلمانوں کا عموماً اور برصغیر کے مسلمانوں کا خصوصاً یہی حال ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عبدالرحمٰن بن نصیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں شہر قبرس فتح ہوا اور اسلامی فوج شہر میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوگئی اور اسلامی جھنڈا ان کے قلعوں میں لہرانے لگا اور ہر مسلمان سپاہی فتح و نصرت کی خبر سے مخمور نظر آ رہا تھا تو اس خوشی و مسرت کی حالت میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ تنہائی میں بیٹھے ہوئے روتا ہوا دیکھا تو کسی نے دریافت کیا:

''یَا اَبَا الدَّرْدَآءِ مَا یُبْکِیْكَ فِیْ یَوْمٍ اَعَزَّ اللّٰہُ فِیْهِ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ''

''اے ابو درداء ایسے خوشی کے دن میں جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو عزت بخشی ہے کیا چیز آپ کو رولا رہی ہے"۔

تو انہوں نے ٹھنڈی سانس بھر کر فرمایا کہ آج جس قوم پر ہم فتح یاب ہوئے ہیں کل ہی یہ قوم برسر اقتدار تھی اور دنیاوی جاہ وحشمت کی مالک تھی لیکن آج اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے کیسی ذلیل وخوار ہوگئی۔

ان کا ملک چھن گیا دولت لٹ گئی آقا غلام بن گئے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ہم مسلمانوں میں بھی یہی کیفیت پیدا ہوگئی تو آئندہ چل کر ہمارا بھی حشر یہی ہو سکتا ہے یعنی اگر ہم نے اپنی حالت پہلے والی جس طرح کی نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تھی وہی رہی تو ہم کامیاب رہیں گے ورنہ ہم بھی ذلیل وخوار ہو جائیں گے۔ ①

یعنی ہمیں ان مصائب اور پریشانیوں سے نکلنے کے لئے سب سے پہلے اپنی حالت میں تبدیلی لانی ہوگی اور اپنے آپ کو ویسے بنانا ہوگا جیسے محمد کریم ﷺ نے زندگی گزارنے کا طریقہ بتلایا:

کیا خوب کہا حالی نے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

کامیابی کیسے.........؟

ایک اصول: اگر ہم اپنی فلاح چاہتے ہیں اور دنیا وآخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں رب کا ایک ہی اصول مضبوطی سے یاد رکھ لینا چاہئے کامیابی اور فلاح ہمارے قدم چومے گی:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا

① الداء والدواء المعروف به الجواب الكافي لمن سال عن دواء الشافي لابن قيم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ ①

"جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے"۔

یہ ایک سادہ سا قانون ہے کہ ہر اس کام کو کیے جاؤ جو اللہ کریم نے محمد ﷺ کو بتلایا آپ ﷺ نے ہمیں حکم صادر فرمایا اور ہر اس کام کو چھوڑ دو جس سے اللہ نے منع کیا اور رسول ﷺ نے منع رہنے کا حکم دیا۔ اور ہم پر پریشانیوں اور مصائب کی آمد کا سبب یہی ہے کہ ہم نے اللہ کے قرآن اور محمد کریم ﷺ کے فرمان کو چھوڑ دیا جنہوں نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا اور رسول ﷺ کی اطاعت کو اپنا لیا وہ معزز بن گئے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اطاعت وفرمابرداری:

پیچھے آپ اس بات کو تفصیلاً پڑھ چکے ہیں کہ تمام تر مصائب اطاعت وفرمابرداری کو چھوڑنے اور معصیت الٰہی ورسل کو کرنے کی وجہ سے آتے ہیں جب قوم اللہ کی فرمابردار بن جاتی ہے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیتی ہے تو پھر اللہ مصائب نہیں بلکہ رحم کرتے ہیں اور شفقت ومحبت کرتے ہیں:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ②

"نماز قائم کرو زکوۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا"

① حشر ۵۹/ ۷۔ ② سورۃ النور ۲۴/ ۵۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کامیابی کی ضمانت:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾①

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں وہی کامیاب ہیں''۔

اور اللہ تعالیٰ نے اطاعت وفرمابرداری کرنے والوں کو کبھی ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾② کے لقب سے پکارا اور کبھی فرمایا: ﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾③ اور کبھی کہا کہ اگر اطاعت کرو گے تو مصائب سے دوری کے ساتھ ساتھ گناہوں کو بھی معاف کردوں گا۔ ﴿يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾④ ''گناہ معاف کردوں گا'' الغرض معصیت الٰہی سے مصائب ٹوٹ پڑتے ہیں اور اطاعت الٰہی ورسل سے کامیابی قدم چومتی ہے۔

اطاعت جنت کی خوشخبری:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى﴾⑤

''میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انکار کس نے کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا جس نے

---

① سورۃ النور ۲۴/۵۲۔ ② احزاب ۷۱۔
③ النساء ۴/۱۳۔ ④ آل عمران ۳۔۳۱۔
⑤ بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ۲/۱۰۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (اور وہ جنت میں نہیں جائے گا)۔

الغرض اطاعت ہی اصل کامیابی ہے جیسے کہ شاعر نے ہمیں جھنجھوڑا ہے:

تَعْصِی الرَّسُوْلَ وَاَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّهُ
هٰذَا لَعُمْرِی فِی الزَّمَانِ بَدِیْعٌ

''تم محمد ﷺ کی نافرمانی کے باوجود محبت ظاہر کرتے ہو خدا کی قسم یہ تو زمانے میں عجیب بات ہے''۔

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعٌ

''اگر تم کو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ سچی محبت ہوتی تو تم ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے کیونکہ دوست اپنے دوست کا کہا مانتا ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ دوم

2

مصیبت آئے تو کیا کروں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصیبت آئے تو کیا کروں......؟

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ باللهمن شيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ أُوْلَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (1)

عَنْ أَبِي يَحْيَى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَجَبَ لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَالِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ۔ (2) ''اور ہم ضرور تمہیں خوف اور فاقہ میں مبتلا کر کے نیز جان و مال اور پھلوں کے خسارہ میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے اور (اے نبی ﷺ) ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے کہ جب انہیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم (خود بھی) اللہ ہی کی ملک ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے عنایات

(1) البقرۃ۲/۱۵۶-۱۵۷۔

(2) صحیح مسلم۔ کتاب الزہد۱۲/۷۵۰۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رحمتیں برستی ہیں اور ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوتے ہیں"

"ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ عجیب ہے اسکا ہر کام بھلائی والا (بہتر) ہوتا ہے پر صرف مومن ہی کا معاملہ ایسا ہے کہ جب اسکو کوئی خوشی آتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے جو اسکے حق میں بہتر ہے اور جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ بھی اسکے لیے بہتر ہے"

آزمائش اللہ کی سنت ہے یعنی اللہ تعالیٰ انسان کو مصائب میں ڈال کر آزماتا ہے تاکہ انکے ایمان کا امتحان لے سکے کہ جو ان کا دعویٰ ہے کیا یہ اس میں پختہ بھی ہیں کہ نہیں اگر انکو خوشی ہی ملے تو اللہ کے ہیں اور اللہ کو یاد کرتے ہیں اگر مصیبت و پریشانی آئے تو مجھے بھول جاتے ہیں جیسے ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ"

سورة محمد (٤٧/٣١)

"اور ہم تم کو ضرور آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں انکو معلوم کریں"

تو اللہ تعالیٰ کا انداز ہے سچے اور کچے ایمان والوں کے امتیاز کا وہ کبھی دشمن کا خوف دے کے آزماتا ہے کبھی رزق کی تنگی کر کے آزماتا ہے اور کبھی اپنوں اور غیروں کی موت کی خبر سنا کے آزماتا ہے کہ کہیں یہ پریشانی اور مصیبت میں میرے قوانین کو توڑ تو نہیں دیتے، لیکن جو اللہ کے ان امتحانوں میں پاس ہو جاتے ہیں ثابت قدمی دیکھاتے ہیں جسطرح رب کہتا ہے کرتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ جنت کی خوشخبریاں سنا دیتا ہے کیا خوب کہا

مشکلات سے جو ڈر جائے وہ انسان نہیں ہوتا
مصائب میں جو گھبرا جائے وہ مسلمان نہیں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمائش اور عذاب میں فرق:

آزمائش اور عذاب کا دکھ، درد جسمانی طور پر تو ایک جیسا ہوتا ہے مگر روحانی کیفیت کے اعتبار سے اکثر ان دونوں کے درمیان زمین وآسمان کا فرق پایا جاتا ہے اسکو سمجھنے کے لیے یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ اگر مسائل اور مصائب کے وقت آدمی کی طبیعت اپنے خالق کی طرف مائل اور متوجہ رہے پھر انسان اپنے مالک حقیقی کے گلے شکوے اور نافرمانی سے بچا رہے تو اسے یقین کر لینا چاہیے کہ یہ صورت حال اللہ کے عذاب وگرفت کی نسبت آزمائش کے زیادہ قریب ہے کیونکہ مومن آزمائش میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔

جب کسی شخص کو مصیبت میں اس حقیقت کا احساس ہوجائے تو اسے یہ بات ذہن میں بٹھا لینی چاہئے کہ بے شک میں گناہ گار ہوں، لیکن میرے رحیم وکریم مالک نے سزا کے طور پر نہیں بلکہ گناہوں کی معافی اور اپنے قریب تر کرنے کیلئے مجھے آزمائش میں مبتلا کیا ہے اسلئے تو انبیاء اکرام کو بڑی بڑی آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا تاکہ مومنوں پر یہ بات ثابت ہوجائے کہ آزمائش نیکوکار کو ذلیل ورسوا کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسکی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے آتی ہیں۔

جبکہ دوسری طرف خدا کے نافرمان کو یہ بتلانا مقصود ہوتا ہے کہ تمام نعمتوں کے ہونے کے باوجود تم اپنے مالک کی نافرمانی کے راستے پر چل رہے ہو۔ ذرا دیکھو تو سہی میں نے اپنے اس بندے کو مزید عطا کرنے کی بجائے پہلی نعمت بھی چھین لی ہے لیکن وہ ناراض ہونے کی بجائے خوشحالی سے بھی زیادہ میری ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے مجھے یاد کر رہا ہے مشکلات اور مصائب کو حوصلے سے برداشت کرنا بندہ مومن کا وطیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مومن اور کافر کا بنیادی فرق یہ ہے کہ مومن صبر اور استقامت کا پیکر بن کر مصائب و آلام کا سامنا کرتا ہے جبکہ خدا کا منکر اور تھوڑے حوصلے کا انسان پریشانیوں میں مبتلا ہو کر اللہ کی ناشکری اور ناقدری کا مظاہرہ کرتا ہوا خودکشی کے پھندے پر لٹک کر ہمیشہ رہنے والی جہنم کی تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اور کبھی اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر مصائب کا نزول کرتا ہے تاکہ ان مصائب پر جو صبر واستقلال کرکے دیکھائے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف کردے اسکو بلند و بالا مقام عطا کردے کیونکہ جتنا وہ مصائب کو دنیا میں برداشت کرکے صبر واستقامت کرکے جائے گا اتنا ہی زیادہ اللہ سے قیامت کے روز اجر وثواب پائے گا۔

''ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مَایُصِیْبُ الْمُسْلِمُ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ''①

''مسلمان کو تھکان، بیماری، غم، تکلیف حتی کہ کانٹا لگنے سے جو پریشانی ہوتی ہے اسکے بدلے میں اسکے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں''

اور ایک دوسری جگہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہاں تک فرمایا:

''مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّاٰتِهٖ وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا''②

① صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب ماجاء کفارۃ المرض/ ۵۶۴۲۔ مسلم(۲۵۷۳) والترمذی (۹۶۶) وابن حبان (۲۹۰۵)

② بخاری کتاب المرضیٰ باب ماجاء فی کفارۃ المرض/۵۶۴۳۔ مسلم (۲۵۷۲) والترمذی (۹۶۵) واحمد (۲۴۱۶۹) وابن حبان (۲۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس مسلمان کو کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ کسی مصیبت کی زحمت اٹھانا پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے عوض اسکے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور گناہ اس سے یوں جڑ جاتے ہیں (گر) جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے گر جاتے ہیں''

اسکے ساتھ ساتھ وہ بندہ جو کسی پریشانی میں مبتلا ہے خواہ وہ پریشانی کسی بھی سبب سے ہے تو اسکو پریشان نہیں ہونا چاہیے اگرچہ وہ اس وقت پریشانی میں ہو لیکن عنقریب اللہ فراخی لائیں گے اور اسکی دنیوی زندگی اور اخروی زندگی سنور جائے گی۔

کیونکہ ہمیشہ اللہ کا قانون رہا ہے کہ اللہ تنگیوں کے بعد آسانیاں دیا کرتا ہے۔

''فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا'' ''پس ہر تنگی کے بعد آسانی ہے''

اور اللہ تعالیٰ کا جو ارحم الراحمین ہے اسکا یہ وطیرہ بھی ہے کہ جس سے خیر اور بھلائی چاہتا ہے جسکے ساتھ حسن سلوک چاہتا ہے اسکو کسی نہ کسی پریشانی اور مصیبت میں رکھتا ہے (تاکہ اسکے گناہ صاف ہوتے رہیں) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبْ مِنْهُ''①

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسکو مصائب میں مبتلا رکھتا ہے''

تو ان تمام آیات وفرامین سے پتہ چلا کہ مسلمان پر مصائب کا آنا یہ ابدی مصائب نہیں بلکہ عارضی ہیں جو جلد ختم ہو کر اسکے لیے فراخی ومسرت کی راہ ہموار کریں گے۔

تو ایک مسلمان مومن بندے کو جب وہ کسی مصیبت میں گرفتار کر دیا جائے خواہ

① بخاری کتاب المرضیٰ باب ماجاء فی کفارۃ المرض / (۵٦٤٥).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مصیبت وپریشانی کا تعلق بیماری سے ہو یا مرگ سے یا اسکے گھریلو معاملات سے یا کاروبار سے ہو یا دشمنوں کی جانب سے ہوں۔

الغرض کسی طرح بھی اس پر مصیبت آئی ہو تو ایسے میں ایک ایمان والے انسان کو کیا کرنا چاہئے کہ جس سے اسکی دنیاوی زندگی اور ابدی زندگی سنور جائے اور جنتوں کا وہ مالک بن جائے ہم ان کو مختصراً آگے ذکر کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے کام

اول:۔

﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ○﴾ کہنا

جب بھی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے یا کوئی مصیبت وآفت اس پر ٹوٹ پڑے تو سب سے پہلے وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے۔

اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں" اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْآ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"①

"جب انہیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم خود بھی اللہ ہی کی مِلک میں ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے"

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَامِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا اِلَّا اَجَرَہُ اللّٰہُ فِیْ مُصِیْبَتِہٖ وَاخْلَفَ لَہٗ خَیْرًا مِنْھَا"②

"کہ کوئی مسلمان مصیبت کے وقت یہ دعا مانگے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے تو اللہ اس مسلمان کو پہلے سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا کہ "اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا"

---

① البقرۃ:۲/۱۵۶۔

② صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند المصیبۃ/ ۲۱۲۶۔(۹۱۸) واحمد (۱۶۳۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری روایت میں کچھ اسطرح وضاحت سے ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند حضرت ابو سلمہؓ ایک روز میرے پاس نبی ﷺ کی خدمت سے ہو کر آئے۔ اور خوشی خوشی فرمانے لگے آج تو میں نے ایک ایسی حدیث سنی ہے کہ میں بہت ہی خوش ہوا ہوں وہ حدیث یہ ہے کہ جس کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے:

"اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا"

تو اللہ تعالی اسکو اس سے بہتر بدلہ ضرور دیتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دعا کو یاد کر لیا جب حضرت ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھ کر پھر یہ دعا بھی پڑھ لی لیکن مجھے خیال آیا کہ بھلا ابو سلمہ سے بہتر شخص مجھے کون مل سکتا ہے؟ جب میری عدت گزر چکی (چار ماہ دس دن) تو میں ایک روز ایک کھال کو دباغت دے رہی تھی کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔

میں نے اپنے ہاتھ دھو ڈالے کھال رکھ دی اور نبی ﷺ سے اندر تشریف لانے کی درخواست کی اور آپ ﷺ کو ایک گدی پر بٹھا دیا۔

آپ نے مجھ سے اپنا نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا نبی ﷺ یہ تو میری خوش قسمتی کی بات ہے لیکن اول تو میں بڑی باغیرت عورت ہوں ایسا نہ ہو کہ نبی کی طبیعت کے خلاف کوئی بات مجھ سے سرزد ہو جائے اور خدا کے ہاں عذاب ہو دوسرا یہ کہ میں عمر رسیدہ ہوں تیسرا یہ ہے کہ میں بال بچوں والی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا سنو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی بیجا غیرت اللہ تعالیٰ تمہاری دور کردے گا اور عمر میں کچھ میں بھی چھوٹی عمر کا نہیں اور تمہارے بچے میرے ہی بچے ہیں۔

میں نے یہ سن کر کہا پھر نبی ﷺ مجھے کوئی عذر نہیں۔ چنانچہ میرا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ ہو گیا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے میرے میاں (خاوند) سے بہت ہی بہتر یعنی اپنا رسول خاوند عطا فرمایا فالحمد للہ۔ ①

یعنی جو انسان اس اوپر والی دعا کو انا للہ وانآ الیہ راجعون کے ساتھ پڑھ لے گا اللہ اسکو چھن جانے والی چیز سے بہتر بدلہ عطا کریں گے خواہ وہ کوئی چیز ہی کیوں نہ ہو خصوصا ایسی خواتین جن کا معاملہ ایسا ہو جیسا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تھا انکے لیے یہ دعا نسخہ اکسیر ہے۔

ایک بات:

ہمارے معاشرے میں عام ہے کہ یہ الفاظ "اِنَّا لِلّٰه وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ" صرف اس وقت ادا کیے جاتے ہیں جب کوئی موت کی خبر سنے حالانکہ یہ الفاظ عام ہیں جب بھی کوئی پریشانی ومصیبت آئے تو اس وقت یہ الفاظ ادا کرنے چاہیے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی انکو عام رکھا ہے "اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ"

"جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔"

اِنَّا لِلّٰه ......اور جنت میں گھر:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کیا تم نے میرے

---

① مسند احمد/ ۲۶۲۹۶ (۱۶۳۴۳) وتحفۃ الاشراف (۱۸۲۴۸) سناہ حسن عند احمد شاکر۔ (یہ روایت مسلم شریف میں بھی باختلاف الفاظ مروی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟

فرشتے کہتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں"

"فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ"

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر میرے بندے نے کیا کہا ہے؟" فرشتہ کہتا ہے "اس نے تیری حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن پڑھا" اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو" ①

مصیبت میں اِنَّا لِلّٰه ...... اور تسکین قلب:

اللہ تعالیٰ نے صابرین کی طرف نسبت کر کے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰه وَاِنَّا اليه راجعون" کہا کرتے ہیں حقیقت میں مقصود اس کی تعلیم سے یہ ہے کہ ثواب بھی بڑا ہے اور اگر دل سے سمجھ کر یہ الفاظ کہے جائیں تو غم و رنج کے دور کرنے اور قلب کو تسلی دینے کے معاملہ میں بھی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں ②

---

① صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الاول رقم ۸۱۴.

② معارف القرآن جلد ۱ ص ۳۹۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثانی:.

صبر علامتِ مومن

صبر کرنا اور اللہ کی رضا پر خوش رہنا ہی ایک مومن بندے کی علامت ہے کہ وہ صدمہ اور مصائب میں فوراً اِنَّا لِلّٰہ ...... کہہ کر پھر اس پر صبر واستقامت کرتا ہے اور اللہ سے اجر وثواب پاجاتا ہے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے جسے مل گئی بڑا خوش نصیب انسان ہے۔ معلم انسانیت ﷺ نے فرمایا:

”مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَآءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ“ ”صبر کی توفیق جسے دی جائے سمجھ لو کہ اس سے بہتر اور عمدہ نعمت کسی کو نہیں ملی“①

صبر ہے کیا؟

صبر کے اصلی معنی اپنے نفس کو روکنے اور اس پر قابو پانے کے ہیں، قرآن وسنت کی اصطلاح میں صبر کے تین شعبے ہیں:

(۱) ایک اپنے نفس کو حرام وناجائز چیزوں سے روکنا

(۲) دوسرا اپنے نفس کو اطاعات وعبادات کی پابندی پر مجبور کرنا

(۳) تیسرا مصائب وآفات پر صبر کرنا یعنی جو مصیبت آ گئی اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھنا اور اسکے ثواب کی امید وار ہونا اسکے ساتھ اگر تکلیف وپریشانی کے اظہار کا کوئی کلمہ بھی منہ سے نکل جائے تو وہ صبر کے منافی نہیں (ذکرہ ابن کثیر عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ)

① صحیح بخاری کتاب الزکاۃ ۵۰/۱۴۶۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تینوں شعبے صبر کے فرائض میں داخل ہیں ہر مسلمان پر یہ پابندی عائد ہے کہ تینوں طرح کے صبر کا پابند ہو عوام کے نزدیک صرف تیسرے شعبے کو تو صبر کہا جاتا ہے دو شعبے جو صبر کی اصل اور بنیاد ہیں عام طور پر ان کو صبر میں داخل ہی نہیں سمجھا جاتا حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔

اگر ایک مومن بندے کو دنیوی مشکلات و تکالیف آئیں تو اسکو پریشان نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسے صبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ وہ اسکے حق میں بہتری کا سبب ہوتے ہیں اور اسکے درجات کی بلندی کا باعث ہوتے ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا:

تُن دیئے باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہیں تجھے اونچا اڑانے کے لیے

صبر کس وقت؟

صبر اسکو نہیں کہتے کہ مصائب پر پہلے انسان جزع فزع اور رو دھوے پھر جب کچھ بن نہ پڑے تو کہے کہ اب ہم صبر کرتے ہیں بلکہ صبر وہی ہوتا ہے جو پہلے پہل کیا جائے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''اے ابن آدم:

''اِنْ صَبَرْتَ واحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ''

''اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے صبر کیا تو میں تیری جزاء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جنت پسند کروں گا۔''(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ایک عورت پر گزر ہوا جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور صبر کرو'' وہ کہنے لگی ''جاؤ اپنا کام کرو تمہیں مجھ جیسی مصیبت تو پیش نہیں آئی'' وہ عورت آپ کو پہچانتی نہ تھی۔ اسے لوگوں نے بتلایا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے۔

چنانچہ وہ آپ ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئی وہاں کوئی دربان موجود نہ تھا وہ اندر جا کر کہنے لگی ''میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہ تھا (میں اب صبر کرتی ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا:

''صبر تو اس وقت کرنا چاہیے جب صدمہ شروع ہو''(۲)

پریشانیوں اور مصائب کا علاج:

''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ''(۳)

''اے ایمان والو! (جب کوئی مشکل درپیش آ جائے) صبر اور نماز سے مدد طلب کرو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''

مصیبت اور پریشانی کی حالت میں صبر اور نماز کو اپنا شعار بنانے کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی یاد میں جس قدر طبیعت مصروف ہو اسی قدر دوسری پریشانیاں خود بخود کم ہو جاتی ہیں اور صبر سے انسان بہت سی مشکلات پر قابو پا لیتا ہے اور نماز ان حالات میں نفس انسانی کو اطمینان بخشتی ہے بندے کا اللہ پر توکل بڑھتا ہے اور یہی توکل مشکلات

(۱) صحیح سنن ابن ماجه للالبانی الجزء الاول رقم/۱۲۹۸.

(۲) صحیح بخاری کتاب الجنائز: باب زیارة القبور (۱۲۸۳) ومسلم (۹۲۶) والترمذی (۹۸۸) وابن حبان (۲۸۹۵).

(۳) البقرة ۲/۱۸۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ثابت قدم رہنے کے لیے ایک بہت بڑا سہارا ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا:

"وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ"①

"اور (مشکل پڑنے پر) صبر اور نماز سے مدد لو"

اور رسول کریم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ ﷺ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو خود بھی نماز میں مشغول ہوتے اور اپنے اہل بیت کو بھی اسکی دعوت دیتے تھے۔②

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى"

"جب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو کوئی معاملہ مشکل اور غم میں ڈال دیتا تو آپ نماز پڑھا کرتے تھے"③

اور تمام انبیاء علیہم السلام کی بھی یہی عادت تھی کہ جب کوئی امر غم و پریشانی میں ڈالتا تو نماز میں کھڑے ہو جاتے۔④

نہ کہ قبروں اور آستانوں پر سجدہ ریزیاں اور آہ زاریاں کرتے پھرتے جیسا کہ آج کل جاہل لوگ کرتے ہیں (فتح القدیر)

چنانچہ خندق کے موقعہ پر رات کے وقت جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوتے ہیں تو آپ ﷺ کو نماز میں پاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

① البقرۃ ۲/ ۴۸۔

② تیسیر القرآن جلد اول ص ۵۲۔

③ ابو داود كتاب الصلاة باب وقت قيام النبى ﷺ من الليل صحيح عند الالبانى.

④ مسند احمد قال الالبانى صحيح على شرط مسلم. الصحيحة/۱۰۶۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ غزوہ بدر کی رات جس نے دیکھا کہ ہم سب سو گئے تھے مگر رسول ﷺ ساری رات نماز میں مشغول رہے صبح تک نماز اور دعاؤں میں لگے رہے۔ ①

تفسیر ابن جریر میں ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بھوک کے مارے پیٹ کے درد سے بے تاب ہو رہے ہیں آپ ﷺ نے ان سے (فارسی زبان میں) دریافت کیا کہ ''اشکم درد'' کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟

انہوں نے کہا ''ہاں'' آپ ﷺ فرمایا: اٹھو نماز شروع کر دو اس میں شفا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سفر میں اپنے بھائی حضرت قثم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر ملی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ انا للہ...... پڑھ کر راستے سے ایک طرف ہٹ کر اونٹ بٹھا کر نماز شروع کر دیتے ہیں اور بہت لمبی نماز ادا کرتے ہیں پھر اپنے سواری کیطرف جاتے ہیں اور اس آیت کی تلاوت کرتے ہیں وَاسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ'' ②۔

اور غزوہ بدر کے موقع پر جب کفار مکہ مسلمانوں کو ختم کرنے کے ارادے سے جنگ کے لیے آئے تو مسلمانوں کی پوزیشن کمزور دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے سر سجدے کے اندر رکھ دیا اور روتے ہوئے کہنے لگے۔

''يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ''

''اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے ہماری نصرت فرما'' اور پھر فرمانے لگے:

''اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعُصْبَةَ لَا يُذْكَرَ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا''

''اے اللہ اگر آج یہ مختصری جماعت صفحۂ ہستی سے مٹ گئی تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

---

① تفسير ابن كثير فى تفسير سورة البقرة ٣٦/٢.

② تفسير ابن كثير سورة البقرة ٣٦/٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت چاہیے یا............؟

حضرت عطاء بن رباح بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تجھے جنت کی حقدار عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا ضرور دکھایئے: اس نے کہا۔ یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میری شرمگاہ سے کپڑا ہٹ جاتا ہے میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یُّعَافِیَكِ وَاِنْ صَبَرْتِ لَكِ الْجَنَّةَ "فَقَالَتْ: اَصْبِرُ"

"اگر تو صبر کر سکے تو اس کا ثواب جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے تیری صحت کی دعا کرتا ہوں (یعنی جنت چاہیے یا صحت تو اس نے کہا (مجھے جنت چاہیے) میں صبر کرتی ہوں لیکن میرے لیے دعا کردیں کہ میں برہنہ نہ ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کردی"۔ ①

---

① صحیح بخاری کتاب المرضیٰ، باب فضل من یصرع من الریح (۵۶۵۲) ومسلم (۲۵۷۶) واحمد (۳۲۴۵) والطبرانی الکبیر (۱۱۳۵۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثالث

اولاد کے دنیا سے چلے جانے کا غم

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے (وعظ کرنے کا) ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اسکے لیے جہنم کی آگ سے رکاوٹ ہوں گے'' ایک عورت نے پوچھا: جس کے دو بچے فوت ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو بچے بھی'' جہنم کی آگ سے رکاوٹ ہوں گے۔ ①

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے (یعنی ایک بچہ بھی فوت ہوا اور صبر کیا تو ٹھکانہ جنت ہے) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ جب اسکی روح قبض کی تو میرے بندے یعنی اسکے والدین اور عزیز واقارب کا کیا حال تھا؟ فرشتوں نے بتلایا کہ وہ انا للہ...... پڑھتے تھے اور اللہ کی حمد بیان کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسکا گھر جنت کے اندر بنا دو اور اسکا نام بیت الحمد رکھو۔ ②

---

① بخاری کتاب الجنائز ۲/۲۴۹، مسلم (۲۶۳۲) واحمد (۸۹۲۵)

② صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم ۸۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرابع

بیماری کا غم

بیماری پریشانی ومصیبت ایک ایسی پرشانی ہے جو سارے گھر میں عجیب سی نفسیاتی کیفیت پیدا کر دیتی ہے جو انسان کو ہر اس کام کے کرنے کے لیے تیار کر دیتی ہے جس سے وہ شفا پا سکے۔

دیکھیے جب انسان بیمار ہوتا ہے تو بہت مایوس سا ہوتا ہے دوسری طرف تیمار داری کرنے والوں کا احساس ناکامی۔ تقدیر کے سامنے انسان کی بے بسی۔ اپنے بال بچوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جدائی کا المناک تصور۔ موت کا خوف اور گھبراہٹ موت کے تمام تر آثار وقرائن کے باوجود نہ تو لواحقین اپنے بیمار کو اس دنیا سے رخصت کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوتے ہیں اور نہ ہی بیماری والے انسان کا دل اس دنیا کو چھوڑنے کو چاہ رہا ہوتا ہے۔

امید وبیم کی اس کشمکش میں لواحقین اور مریض ہر وہ جتن کر گزرنے پر تیار ہوتے ہیں جو اس وقت کوئی حکیم یا جوگی، پیر یا سادھو، عالم یا جاہل بتائے۔

تو ایسے میں ایک مسلمان انسان اپنے دین اور ایمان اپنے جھوٹے شفا دینے والوں کے کہنے پر نہیں لگتا بلکہ وہ خوشی وغمی بیماری اور تندرستی میں ہر وہ کام کرتا ہے جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے بتلایا اور ہر اس کام سے رک جاتا ہے جس سے آپ نے منع فرمایا اور یاد رہے شفا دینے والی ہستی وہ ایک ہی ہے جو ساری کائنات کا پالن ہار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مومن بندے پر ایسے میں شیطان اپنا حملہ کرتا ہے اور اسکو شرک و بدعت کے تمام راستے مثلاً شرکیہ دم، جھاڑ کنڈے، ٹونے، ٹوٹکے، مزاروں سے خاک سے شفا حاصل کرنا۔ مزاروں پر دھاگے باندھنا۔ فوت شدہ بزرگوں کے ناموں کی نذریں، نیازیں دینا اور منتیں ماننا اور چڑھاوے چڑھانا وغیرہ دکھاتا ہے۔

لیکن مومن بندہ اگرچہ بیماری میں کتنا ہی جکڑا ہوا کیوں نہ ہو وہ ایسے تمام شرکیہ کاموں سے دور رہتا ہے اور اپنی اس بیماری کی شفا رب تعالیٰ سے طلب کرتا ہے اور اس میں آنے والی تمام پریشانیوں پر صبر کرتا ہے۔

بیماری میں ناشکری کے الفاظ منہ سے نہ نکالنا:

آجکل ہمارے معاشرے کا وہ طبقہ جو دین سے کچھ دور ہے ان کی اکثریت ایسی ہے کہ جب ان میں سے کسی کو کوئی بیماری آتی ہے تو وہ جزع وفزع کرنا شروع کردیتے ہیں کہ یہ بیماری ہمارے لیے ہی ہے اللہ کو اور کوئی گھر نہیں ملا ہم ہی اسکے لیے رہ گئے تھے وغیرہ وغیرہ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دیہاتی (بدو) کی عیادت کے لیے تشریف لائے (یعنی وہ بیمار تھا) نبی ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لاتے تو فرماتے:۔

"لَابَأْسَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰه"

"فکر نہ کرو بیماری تمہیں گناہوں سے ان شاء اللہ پاک کردے گی" چنانچہ آپ ﷺ نے اس دیہاتی کی بھی عیادت کے وقت فرمایا: "فکر مت کر یہ بیماری تمہیں ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کردے گی" دیہاتی نے کہا: آپ کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں سے پاک کرے گی۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار تو بوڑھے کھوسٹ پر جوش مارتا ہے یا زور مار رہا ہے جو اسے قبر تک پہنچا کر ہی چھوڑے گا تب نبی ﷺ نے فرمایا:

''اچھا تو ایسے ہی سہی''۔ ①

بیمار انسان کے کرنے کے کام:

جب کوئی انسان بیمار ہو تو اسکے لیے خود ضروری یہ ہے کہ وہ کوئی غیر شرعی کام نہ کرے خواہ وہ شرکیہ دم یا حرام کردہ اشیاء کی رو سے ہو، کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا:

''نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ'' ②

''رسول اللہ ﷺ نے علاج کے لیے حرام چیزیں استعمال کرنے سے منع فرمایا''

اور ایسے ہی بعض طبیب مریض کو شراب وغیرہ کے استعمال کو شفا بتا دیتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا:

''طارق بن سوید جعفی نے نبی ﷺ سے شراب کے بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسکے استعمال سے منع فرمایا: اس کا بنانا ناپسند فرمایا۔ طارق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میں دواء تیار کرنے کے لیے شراب بناتا ہوں'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شراب دواء نہیں بلکہ بیماری ہے'' ③

اور مریض اس بات کا خیال رکھے کہ وہ اپنی اس بیماری میں برداشت سے اتنا

---

① صحیح بخاری۔ کتاب المناقب ۳۵/ ۳۶۱۶۔

② (صحیح سنن الترمذی ابواب الطب ۷/ ۱۶۹۷) ابوداؤ الطب باب فی الادویة المکروهة (۳۸۷۰)

③ مسلم، الاشربة، باب تحریم التداوی بالخمر (۱۹۸۴) ابوداؤد (۳۸۷۳) والترمذی (۲۰۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر نہ ہو کہ خلاف شرع کام میں کوئی حرج نہ سمجھے بلکہ ایسے میں اللہ اسکے ایمان کو پرکھ رہا ہے وہ استقامت اختیار کرے۔

جیسے بعض لوگوں کو جب کہا جاتا ہے کہ جاؤ جی فلاں کے پاس جا کر دھاگہ باندھو یا جھاڑ ورکھو درست ہو جاؤ گے تو وہ جاہل کر گزرتا ہے حالانکہ شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ"

"جس نے تمیمہ لٹکایا (تعویذ، دھاگہ، چھلا یا منکا وغیرہ) اس نے شرک کیا" (اور شرک ناقابل معافی جرم ہے)"[1]

حتی کہ یہی حدیث وضاحت سے ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جماعت بیت کرنے یعنی اسلام لانے کے لیے آئی تو انہوں میں سے ایک نے تمیمہ لٹکایا ہوا تھا آپ نے اس وقت تک بیت نہ کی جب تک اس نے اسکو کاٹ کر پھینک نہ دیا جب پھینکا تو پھر بیت کی۔

بیمار جادو سے علاج نہ کروائے:

بیمار انسان کے لیے یہ بھی بہت اہم مسئلہ ہے کہ وہ جادو کے ذریعے سے علاج نہ کروائے اگرچہ اسکو جادو ہی کیوں نہ ہوا ہو۔

کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"سُئِلَ النبیُّ عَنِ النُشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِن عَمَلِ الشَّيطَانِ"

"نبی ﷺ سے جادو کے ذریعہ جادو کا علاج کرنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو

[1] مسند احمد رقم الحدیث ۱۷۳۵۳ اسناده صحیح عند احمد شاکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: ''یہ شیطانی عمل ہے''①

ہاں ساتھ ساتھ نبی ﷺ نے خود جادو کا علاج بھی بتلایا جیسے منقول ہے کہ:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ (جادو کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے۔''②

اور نبی ﷺ نے بیمار آدمی کو بھی دم بتلایا کہ جب تجھے کسی جگہ درد ہو تو یہ دم کرلیا کر۔

''حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد سے میرے جسم میں درد رہتا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان سے کہا:

''جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دعا مانگو:

''أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ'' ''میں اللہ کی قدرت کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے''③

اسکے علاوہ بھی نبی ﷺ سے بہت سے دم صحیح منقول ہیں (جن کا ذکر آخر کتاب میں) انکو مریض اپنے اوپر کرے یا کروائے نہ کہ اسکے برعکس شرک و بدعت میں ملوث ہو کر اس آزمائش میں ناکام اور خسارے والا ہو کر جنت کی راہ سے بھٹک جائے۔

بیمار انسان کے اقرباء و اصدقاء کے کرنے کے کام:

ایسے وقت میں جب بیمار آدمی بستر پر بیماری کی حالت میں ہو تو اسکے پاس آنے

---

① صحیح سنن ابی داود للالبانی کتاب الطب ۹/ ۳۲۷۷۔ ابوداود، الطب، باب النشرۃ (۳۸۶۸) والحاکم (۴/ ۴۱۸)

② بخاری کتاب فضل القرآن ۱۴/ ۵۰۱۶۔

③ صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء (۲۲۹) ابوداود (۳۸۹۱) والترمذی (۲۰۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے والے لوگوں کو اسکے پاس کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جو خلاف شرع ہو اور نہ ہی جیسے آجکل ہے کہ "تجھے یہ بیماری کیوں لگی کاش مجھے لگ جاتی ...." نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

"ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا: جب تم مریض کے پاس یا قریب المرگ والے کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں"۔ ①

اور بہت سے ایسے واقعات بھی موجود ہیں کہ لوگوں نے کوئی بات کی تو فوراً انکو بھی وہ بیماری لگ گی اللہ ہمیں محفوظ فرمائے۔

ملت اسلام کے نوجوانوں کو چاہئے کہ جب وہ ایسے انسان کے پاس جائیں کہ جو کسی بیماری میں مبتلا ہے تو اس پر دم وغیرہ کریں اور اسے حوصلہ دیں جیسے نبی ﷺ کا معمول تھا۔

"اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دم کیا کرتے تھے (دم یہ ہے)

"اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ واشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا"

"اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرما تو ہی شفا دینے والا ہے لہذا شفا عطا فرما شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے" ②

---

① صحیح مسلم کتاب الجنائز

② صحیح مسلم السلام، باب استحباب رقیۃ المریض (۲۱۹۱) و بخاری (۵۷۴۳) مختصر صحیح بخاری للذ بیدی رقم ۱۹۶۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی بیمار یا مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر دعا مانگنی چاہیے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا لَمْ یُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ"

"اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ یا (بیمار) کو دیکھ کر یہ اوپر والی دعا پڑھ لی اللہ اسکو کبھی بھی مصیبت میں گرفتار نہیں کرے گا"[1]

○❀✷✪✧

---

(1) صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الدعوات، باب ما جاء ما یقول إذا رأی مبتلی (۳۴۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخامس

موت کا غم

انسان کی آزمائش کا اصل وقت وہی ہوتا ہے جب اس پر کسی اپنے قریبی یا غیر کی موت کا غم ٹوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسکا انکار دنیا کا کوئی فرد وبشر مسلمان اور کافر نہیں کرتا کہ موت کا غم ہر انسان پر نہیں آتا یعنی کسی متنفس کو موت سے چھٹکارا نہیں خواہ وہ کسی جگہ ہی کیوں نہ ہو۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے'' ①

موت کا غم انسان کے لیے تمام غموں سے زیادہ پریشان کن ہوتا ہے یعنی مرنے والے کی جدائی کا صدمہ اور رنج انسان کے جذبات کو بے قابو کر دیتا ہے انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے آزمائش کے اس موقع پر شیطان انسان کے دین وایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور لواحقین کو مسنون طریقوں سے ہٹا کر خلاف سنت کاموں مثلا رونے پیٹنے، نوحہ وماتم کرنے، کپڑے پھاڑنے، بال نوچنے، سینہ کوبی کرنے، چہرے پر ہاتھ مارنے وغیرہ پر لگا دیتا ہے

لہذا مومن بندے پر جب اس موت کا غم ومصیبت آتی ہے تو وہ اپنی ہوش وحواس کھو نہیں بیٹھتا بلکہ اسی حالت میں اپنی زبان سے فوراً انا للہ..... کہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ چیزیں اللہ کی امانت تھی اس نے اپنے پاس امانت واپس کر لی تو پھر کیا ہوا اور

---

① آل عمران۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر صبر کرتا ہے اور وہ کسی قسم کی بے قراری یا اضطراب کا اظہار نہیں کرتا اور نہ ہی زبان سے کوئی ناشکری کا کلمہ نکالتا ہے جیسے:

''آپ ﷺ کا نواسہ (زینب کا بیٹا) فوت ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی سے فرمایا یوں کہو:

''اِنَّ لَهٗ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَااَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرُوا لِتَحْتَسِبْ''

''جو اس نے لے لیا وہ اللہ ہی کا تھا اور جو دے رکھا ہے وہ بھی اسی ہی کا ہے اسکے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے لہٰذا تمہیں چاہیے کہ صبر کرو اور اس سے ثواب کی امید رکھو۔ ①

پہلے پہل صبر کرنا:

موت کی خبر سن کر یہ نہیں پہلے انسان اس پر آہ و بکا کرے اور جزع فزع کرے اور پھر اللہ کی رضا پر خوش ہو بلکہ مومن کی شان ہے کہ مومن مصیبت اور صدمہ کے فورا بعد صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔

جیسے نبی ﷺ نے اس عورت کو کہا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا:

''اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّي فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ''

''اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر عورت بولی جاؤ اپنا کام کرو آپ کو مجھ جیسی مصیبت کا سامنا نہیں ہوا'' عورت آپ ﷺ کو نہ پہچانتی تھی لوگوں نے بتایا کہ یہ تو نبی ﷺ تھے تو پھر وہ عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اب

① (صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ الصبیان) ومسلم، الجنائز، باب البکاء علی المیت (۹۲۳) وابوداود (۳۱۲۵) واحمد (۲۰۷/۵) والبیہقی (۶۸/۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صبر کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰی'' ''صبر تو پہلی چوٹ پر ہوتا ہے'' ①

شیطانی عمل سے بچ:

موت کی خبر پر پریشانی کی کیفیت اتنی طاری نہیں ہو جانی چاہیئے کہ انسان اپنے اصل دین اسلام کے قوانین کو توڑ جائے یعنی گھر میں ماتم اور چیخنا چلانا اور بال نوچنا اور کپڑے پھاڑنا شروع کر دے نبی ﷺ نے ایسے کاموں کو کرنے سے منع فرمایا:

''لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ''

''جس نے (حالت غم میں) اپنا چہرہ پیٹا اپنا دامن پھاڑا اور جاہلیت کی باتیں کیں وہ ہم میں سے نہیں ہے'' ②

تو مومن بندہ ایسے وقت میں تحمل بردباری، صبر اور حلم سے کام لے۔

ہاں اگر موت کے غم یا جدائی کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو آجائیں تو یہ خلاف شرع نہیں ہیں بلکہ نبی ﷺ کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے جب آپ ﷺ کی بیٹی اور بیٹے کی خبر موت آپ تک پہنچی۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کی بیٹی کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے'' ③

---

① بخاری، کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور۔

② مختصر صحیح مسلم للالبانی عن عبداللہ بن مسعود رقم ۴۴۵۔ صحیح مسلم کتاب الایمان ۴۴/ ۲۸۵

③ صحیح مسلم، کتاب التوبہ ۲/ ۵۹۶۵، و بخاری الجنائز، باب قول النبی یعذب ببعض بکاء اهله علیه (۱۲۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ انکے پاس پہنچے اس ذات کی قسم جس ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر وفاروق رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز الگ الگ پہچان رہی تھی۔ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو مرنے کے بعد بوسہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت پر رو رہے تھے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ (۲)

یعنی میت پر رونا یا غم کی وجہ سے آنسو نکل آئیں تو اسمیں کوئی مضائقہ نہیں ہے ہاں اس پر ماتم اور نوحہ کرنا حرام ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

تعزیت وتسلی:

ایسے انسان کو جس کو کسی کے موت کا غم پہنچا ہے تعزیت اور تسلی اور صبر کی تلقین کرنا باعث اجر وثواب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَا مِنْ مُؤمِنٍ يُعَزِّي اَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ اِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ“

”جو شخص کسی مسلمان بھائی کی مصیبت پر اس کی تعزیت کرتا ہے اور تسلی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے بدلے میں قیامت کے دن اسکو عزم اور کرامت کا لباس پہنچائے گا“۔ (۳)

---

(۱) منتقی الاخبار الجزء الثانی رقم ۱۹۳۹ صحیح ومسند احمد (۱۴۱/۶)

(۲) صحیح سنن الترمذی للالبانی ابواب الجنائز ۱۸/۱۳ — ... الجنائز، باب فی تقبیل المیت (۳۶۶/۳) وابن ماجہ (۱۴۵۶)

(۳) صحیح ابن ماجہ للالبانی کتاب الجنائز ۵۶ د ۱۳۰۱ اسنادہ حسن، احکام الجنائز للالبانی (ص/۲۰۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصیبت کے وقت میں مصیبت زدہ کو تسلی دینا اسلامی اور انسانی ہمدردی کا ثبوت دینا ہے ہاں رسمی طور پر تعزیتی جلسہ کرنا اور مرثیہ خوانی کرنا جائز نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے۔

موت کو کثرت سے یاد کرو:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ" "لذتوں کو مٹانے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو"۔ [1]

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ابتدائے آفرینش سے روز ابد تک کوئی منکر نہیں یہ انسانوں کے مشاہدہ میں آنے والی چیز ہے کہ روزمرہ آنکھوں کے سامنے ہر ایک کے اعزاء واقرباء احباب ورفقاء میں سے کوئی نہ کوئی موت کا جام پیتا ہے سب اس وقت بے بس ہوتے ہیں۔

ایسے موقعہ پر قدرتی طور پر دلوں میں نرمی، خوف، محاسبہ اعمال، قیامت کے ہولناک مناظر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتے ہیں جس سے طبیعت میں آخرت کی تیاری کا داعیہ پیدا ہوتا ہے اور نیک اعمال کی طرف مائل ہو جاتا ہے اسی لیے موت کو ہمیشہ یاد رکھنے کا حکم۔

شدتِ تکلیف کے باعث موت کی آرزو کرنا کیسا......؟

نبی ﷺ نے موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(1) صحیح سنن الترمذی للالبانی ابواب الزہد ۲/ ۱۸۷۷ حسن صحیح، وابن ماجہ: الزہد، باب ذکر الموت ... (۴۲۵۸) وصحیح ابن ماجہ (۳۴۳۴) واحمد (۷۹۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَاَمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعْتِبَ"

"کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی نیک آدمی ہے تو اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے گا اور اگر گنہگار ہے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے"①

ایک صورت میں نبی ﷺ نے موت کی آرزو کرنے کی اجازت فرمائی ہے اور اسکا طریقہ بھی بتلایا ہے۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ"

"تم میں سے کوئی بھی آدمی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر اسکے بغیر کوئی چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہے "اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے زندہ رہنے میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت وفات دے جب وفات میں میرے لئے بھلائی ہو"②

ایک صورت میں موت کی آرزو وتمنا کرنا سنت ہے اور وہ موت شہادت کی موت ہے جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا

① صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ، باب تمنی المریض الموت (۵۶۷۳) ومسلم (۲۶۸۲) واحمد (۸۱۹۶) وابن حبان (۳۰۱۵)

② صحیح بخاری کتاب المرضیٰ، باب الدعاء الموت والحیلہ (۲۳۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ"

"اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں"[1]

خودکشی کرنا کیسا ہے......؟

مسلمان کی یہ شایان شان نہیں کہ وہ مصائب و پریشانیوں سے تنگ آ کر خودکشی جیسے گناہ کا مرتکب ہو جائے بلکہ وہ ایسے حالات میں بھی اللہ کی رضا پر خوش رہتا ہے اور جو انسان مصائب و آفات میں صبر کے دامن کو چھوڑ کر اس خودکشی جیسے گناہ کو کر گزرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے لیے سخت وعید سنائی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کیا (خودکشی کی) وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح گراتا رہے گا جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اسکی یہی حالت رہے گی جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا جہنم میں وہی زہر اسکے ہاتھ میں ہوگا جسے کھاتا رہے گا اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا جس نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا وہی ہتھیار جہنم میں اسکے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا"[2]

---

① بخاری، الجہاد باب تمنی الشہادت (۲۷۹۷) ومسلم (۱۸۷۶) وابن ماجہ (۷۵۳)۔

② صحیح بخاری کتاب الطب باب شرب والدواء بہ وبما یخاف منہ (۵۷۷۸) ومسلم (۱۹) والترمذی (۲۰۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت شہادت یا غم......؟

”وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ“ (۱)

”اور اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے (انکی زندگی کو)“

شہادت کی موت ایک ایسی موت ہے جو کہ خوشی و مسرت بخشتی ہے نہ کہ غم و رنج۔ گلدستہ احادیث میں ایسی ڈھیروں مثالیں ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ شہادت کی موت، سعادت کی موت ہے اور صحابہ اکرام نے اسکی عملی مثالیں پیش کیں کہ موت کی خبر سنتے ہی رونے دھونے پیٹنے کی بجائے اللہ کے سامنے سر بسجود ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ام ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا جن کا دوسرا نام ام حارثہ بن سراقہ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: حارثہ کے بارے میں بتائیے جو بدر کے دن ایک نامعلوم تیر لگنے سے شہید ہوئے تھے اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں ورنہ رو رو کر دل کی بھڑاس تو نکال لوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے ام حارثہ! جنت میں کئی جنتیں ہیں اور تیرے بیٹے کو اللہ نے جنت الفردوس عطا فرمائی ہے جو سب سے اعلیٰ ترین جنت ہے“ (۲)

ماں ہو تو ایسی......!!

خنساء رضی اللہ عنہا ایک ایسی ماں ہے جس کا ذکر تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے کیا جاتا ہے اس ماں کے چار بیٹے تھے یہ عرب کی مانی ہوئی شاعرہ تھیں شعر کی کتب

---

(۱) البقرۃ ۲/۱۵۴۔ (۲) صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب من اتاہ سہم غرب فقتلہ ۲۸۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکی گواہی دیتیں ہیں

''اَجْمَعَ اَھْلُ الْعِلْمِ بِاالشِّعْرِ اَنَّہٗ لَمْ تَکُنْ اِمْرَاۃٌ قَطُّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا اَشْعَرَ مِنْھَا'' ①

''علم شعر سے تعلق رکھنے والوں کا اس پر اتفاق ہے کہ خنساء جیسی اچھی شاعرہ نہ تو اس سے پہلے اور نہ بعد میں ہوئی ہے''

مسلمان ہونے کے بعد اس عورت کی جرات قابل رشک ہے اور وہ اپنی اولاد کو کس طرح جنگ کے لیے تیار کرتی ہیں اسکے لیے ہمیں جنگ قادسیہ کے میدان کا نظارہ کرنا پڑے گا۔ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ قادسیہ رونما ہوئی جس میں اس ماں کے چاروں بیٹے شریک ہوئے۔

اس ماں نے جنگ سے ایک روز قبل اپنے چاروں بیٹوں کو جمع کیا اور نصیحت آموز کلمات میں خطاب کیا۔'' **اے فرزندو!** تم نے کسی کے مجبور کرنے پر ایمان قبول نہیں کیا بلکہ تم نے خود خوش دلی سے اس نعمت کو سینے سے لگایا ہے۔ پھر تم نے اسکی حفاظت کی خاطر عزیز واقارب اور وطن کو چھوڑا تم یاد رکھو جسطرح تم ایک ماں کی اولاد ہو اسطرح تمہارا باپ بھی ایک ہے گو جہالت کا دور تھا لیکن میرے اللہ نے مجھے بدکاری سے محفوظ رکھا میں نے تمہارے ماموں کو رسوا نہیں کیا نہ ہی تمہارے باپ کی خیانت کی ہے اور نہ ہی تمہاری شرافت داغدار ہونے دی ہے۔

اے بیٹو! جو انعام اللہ کے ہاں شہداء کے لیے تیار ہیں تم اس سے خوبی واقف ہو۔

اچھی طرح جان لو! آخرت کا گھر دنیا کے گھر سے ہزار درجہ بہتر ہے اور پھر

---

①(اصحابہ: حاشیہ: ۴: ۲۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی: ﴿يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ①

''ایمان والو! صبر کا دامن تھامے رکھو اور آپس میں صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں پر ڈٹے رہو اور اللہ کا ڈر اختیار کرو! کامرانی تمہارا مقدر ہوگی''

اے میرے پیارے بچو! جب تم صبح اٹھو تو لڑائی کی جلتی ہوئی آگ میں چھلانگیں لگا دو اور کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کرو، اللہ کے فضل سے جنت میں عزت واحترام سے داخلہ نصیب ہوگا''۔

جب صبح ہوئی بچے ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے میدان جنگ میں کود پڑے اور پیاری ماں کی موجودگی میں چاروں بیٹے ﴿تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيمٍ﴾ کے سوداگر ''ذَالِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ'' کے متلاشی جام شہادت نوش کرتے ہوئے ''بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ'' کے زمرہ میں داخل ہوگئے۔

جب انکی بوڑھی والدہ کو انکی شہادت کا علم ہوا تو اس نے مجسمہ صبر بنے خدا کے حضور یہ دعائیہ کلمات کہے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي شَرَّفَنِي بِقَتْلِهِمْ وَاَرْجُوا مِنْ رَبِّي اَنْ يَجْمَعَنِي بِهِمْ فِي مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ''

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے شہداء کی والدہ ہونے کا شرف عطا کیا اور میں اپنے اللہ سے پر امید ہوں کہ وہ مجھے اور میرے شہید بیٹوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا'' ②

---

① آل عمران ۳/۲۰۰۔ ② استیعاب، حاشیہ اصابہ: ۴/۲۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جب موتِ شہادت کی خبر سنی جائے تو غم و پریشانی کو اپنے دامن میں جگہ نہ دی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اجر وثواب سے محروم کر دیئے جائیں۔ الحمد للہ آج بھی ایسی مائیں تیار ہو رہی ہیں جو خنساء جیسا کام کرنے کو تیار ہیں تو جس قوم میں ایسی مائیں پائی جائیں وہ قوم جلد فتح ونصرت سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السادس

آفتوں اور مصائب کو ٹالنے کا ایک اور نسخہ

استغفار:

"فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا○ وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا"[1]

"پس میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگ لو۔ بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے☆ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا☆ اور تمہاری مال واولاد سے مدد کرے گا۔ تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا☆ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار کا خیال نہیں رکھتے"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو قوم استغفار کو لازم کر لیتی ہے اللہ اس سے دنیاوی مصائب کو دور کر دیتا ہے اور بہت سے دنیاوی فوائد پہنچاتا ہے۔

جیسے اوپر والی آیات میں حضرت نوح کہتے ہیں کہ اے اللہ جہاں تک اپنی قوم کو میرے سمجھانے کا تعلق ہے تو میں نے انکی مجلسوں میں بھی اور گھروں میں بھی ان سے نجی محفلیں بھی کرتا ہوں انہیں برملا بھی سمجھاتا ہوں اور خیر خواہی کے لہجہ میں انفرادی

[1] نوح ۷۱/۱۰-۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقاتوں میں انہیں یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اس وقت جو تم پر قحط مسلط ہے بارشیں نہیں ہورہیں اور تم پر مصائب ہیں اگر تم اللہ کی طرف رجوع کرلو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو یعنی استغفار کرلو تو تم پر سے یہ قحط دور ہوجائے گا اللہ کی مہربانی سے خوب بارشیں ہونگی اور تمہارے اموال واولاد میں اللہ تعالیٰ خوب برکت عطا فرمائے گا۔

استغفار سے دنیاوی فوائد:

استغفار کا دنیا میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس کے کرنے سے تنگدستی اور کئی دوسری پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک شخص نے قحط سالی کا شکوہ کیا دوسرے نے محتاجی کا اور تیسرے نے اولاد نہ ہونے کا تو آپ نے ان تینوں کو حکم دیا کہ استغفار کرو۔ کسی نے کہا کہ ان کے شکوے تو الگ الگ ہیں لیکن وظیفہ ایک ہی آپ نے یہی آیت [۱] پڑھ کر مطمئن کردیا۔

سورۃ اعراف میں ہے کہ اگر بستیوں والے اللہ کی قائم کردہ حدودات پر زندگی بسر کرتے اور گناہوں سے دور رہتے تو اللہ ان پر برکتیں نازل کرتا

”لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ [۲]

”اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے لیکن انہوں نے تو جھٹلایا پھر ہم نے انہیں ان کی کرتوتوں کی پاداش میں گھیر لیا“

---

۱ سورۃ نوح ۱۰-۱۳۔ ۲ اعراف ۷/۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جب معاشرہ اللہ کا فرمانبردار بن جاتا ہے اسکی نافرمانی سے بچ جاتا ہے اگر گناہ ہو تو استغفار کر لیتا ہے تو ایسے معاشرے پر اللہ کی برکتوں و رحمتوں کا نزول ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود میں سے کسی ایک حد کے قائم کرنے سے اتنی برکات اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے جتنا چالیس دن کی بارش سے ہوتا ہے''①

ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعا کرنے کے لیے باہر نکلے اور صرف استغفار پر اکتفا فرمایا کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ نے بارش کے لیے دعا تو کی ہی نہیں؟ فرمایا: میں نے آسمان کے ان دروازوں کو کھٹکھٹا دیا ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے پھر آپ نے سورۃ نوح کی یہی آیات② لوگوں کو پڑھ کر سنا دیں۔③

ہر انسان ہر وقت اللہ سے توبہ و استغفار کرتا رہے اسکے بارے میں مکہ معظمہ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو تاریخ عالم میں آج تک رونما نہیں ہوا خدا کے نافرمان مکے کے سردار بیت اللہ کے صحن میں جمع ہو رہے ہیں

وہ غیظ و غضب میں اس قدر راندھے ہوئے جا رہے ہیں کہ آگے بڑھ کر کعبہ کے غلاف کو جھٹکا دیتے ہوئے رب ذوالجلال کی غیرت کو اسطرح چیلنج کرتے ہیں:

''اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ.④

''اگر واقعتاً یہ قرآن تیری طرف سے ہے تو پھر آسمان سے ہمارے اوپر پتھر برسا یا ہمیں المناک عذاب میں گرفتار کر لیجئے''۔

---

① صحیح سنن النسائی للالبانی کتاب قطع السارق ۷/۴۵۵۴۔
② تیسیر القرآن جلد۴ص ۵۲۶، ابن کثیر فی تفسیر سورۃ نوح۔
③ نوح/۱۰-۱۲۔
④ انفال ۸/۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ سے مکے میں کہرام مچ گیا لوگوں کی نیندیں حرام ہو گئیں عورتیں بے قراری کے عالم میں چیخیں مارتی ہیں۔ ہر سننے والا خوف کے مارے یہ کہتا ہوا سنائی دیتا ہے اب خدا کے غضب سے بچنے کی کوئی صورت باقی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم فضل و تحمل اور توبہ و استغفار کی برکات دیکھیں عرش معلی سے جواب آتا ہے۔ "مَا کَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ" ①

"اللہ تعالیٰ کی شایان شان نہیں ہے کہ اللہ (کسی قوم کو) عذاب دے اور تو ان میں ہو (محمد ﷺ) اور اللہ نہیں عذاب دینے والا (ایسی قوم کو) جو کہ استغفار کرتی ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے ان پر عذاب نہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ ان میں استغفار کرنے والے مسلمان اور آپ ﷺ کی ذات گرامی بھی موجود ہے۔

اللہ کی خوشی:

استغفار ایک ایسی چیز ہے جس سے اللہ بہت خوش ہوتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خادم نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ و استغفار پر اس انسان سے بھی زیادہ خوشی کا اظہار کرتا ہے جس نے جنگل میں اپنا اونٹ گم کر دیا پھر اس نے اسکو پا لیا۔ ②

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم خطائیں کرتے کرتے

---

① انفال ۸/۳۳۔ ② صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التوبۃ (۶۳۰۹) ومسلم (۲۷۴۷) واحمد (۱۳۲۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین وآسمان پر کردو، پھر اللہ سے استغفار کرو۔

تو یقیناً وہ تم کو بخش دے گا اسکی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم خطا کرو ہی نہیں تو اللہ عزوجل تمہیں فنا کر کے ان لوگوں کو لائے گا جو خطا کر کے استغفار کریں اور پھر اللہ انہیں معاف کر دے"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"

"جو برا کام کرے یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے استغفار کرے وہ اللہ کو بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا پائے گا"

اللہ ایسے لوگ کو پسند فرماتے ہیں جو لوگ غلطی وخطا کے سرزد ہونے کے بعد استغفار کرتے ہیں اور جو خطاء و غلطی کے بعد استغفار نہیں کرتا اسکا انجام ابلیس جیسا ہوتا ہے جیسے خطا کی معافی نہ مانگنے کی وجہ سے جنت سے ذلیل ورسوا کر کے نکال دیا گیا حضرت محمد ﷺ کی تو عادت مبارکہ تھی کہ ہر وقت اللہ سے استغفار کرتے رہتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"يٰاَيُّهَا النَّاس تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةً"[1]

"اے لوگوں! اللہ سے توبہ کرو (اور استغفار کرو) پس میں بھی دن بھر میں سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں"

تو مسلمان کو جب بھی کوئی پریشانی ومصیبت لاحق ہو اسے چاہئے کہ وہ توبہ واستغفار کو لازم پکڑے کیونکہ جو بھی پریشانی آتی ہے وہ اسکے اپنے گناہ کی وجہ سے ہے اگر گناہ کی معافی ہو جائے گی تو ان شاء اللہ وہ مصیبت بھی دور ہو جائے گی۔

---

① صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار (۲، ۲۷) وابوداؤد (۱۵۱۵) واحمد (۱۸۳۱۹) وابن حبان (۹۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السابع

مصیبت میں صرف اللہ کو پکارنا

"اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ"①

"بھلا کون ہے جو لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اسکی تکلیف کو دور کردیتا ہے"

تکالیف ومصائب میں کام آنے والی ہستی صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے جو ہر وقت سنتا جانتا اور دیکھتا ہے اور ہر ایک کی مدد کرنے کی طاقت بھی صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔

تو پھر ہم کیوں مصائب وپریشانیوں کو دور کروانے کے لیے یا بیماری سے شفا کے لیے دردر کی ٹھوکریں کھائیں۔

مکہ کے پکے مشرک وہ بھی جب کوئی سخت مصیبت ہوتی تو اپنے تمام بزرگوں بتوں اور لات وعزی کو چھوڑ کر خالص اللہ کو پکارنا شروع کردیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو کچھ یوں بیان فرمایا:

"قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ○"②

"(اے محمد ﷺ) آپ کہیے: بھلا دیکھو تو! اگر تمہیں اللہ کا عذاب (مصیبت)

---

①النمل ۲۷/۶۲۔ ②انعام ۶/۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ جائے یا قیامت کی گھڑی آ پہنچے تو اس وقت تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارو گے؟ بولو اگر تم سچے ہو۔ بلکہ اس وقت تم صرف اللہ ہی کو پکارو گے۔

پھر جس تکلیف کیلئے تم اسے پکارتے ہو اگر وہ چاہے تو اسے دور بھی کر دیتا ہے اس وقت تو جنہیں تم شریک بناتے ہو انہیں بھول جاتے ہو''

مشرکین مکہ کی عادت تھی کہ مصیبت کے وقت اور بالخصوص جب انکا جہاز طوفان کی زد میں آ جاتا تو اپنے معبودوں کو پکارنا شروع کر دیتے پھر جب وہ مصیبت نہ ٹلتی اور موت سامنے کھڑی نظر آنے لگتی تو کہتے اب صرف اللہ ہی کو پکارو ان کی اسی عادت کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے اور ایک انسان کو ہدایت کی راہ پانے کے لیے ایک یہ بات کافی ہے۔

چنانچہ فتح مکہ کے بعد عکرمہ بن ابی جہل اس خیال سے مکہ سے بھاگ کھڑا ہوا کہ فتوحین سے پتہ نہیں کیسا سلوک کیا جائے گا۔

جدہ پہنچے اور وہاں سے کشتی پر سوار ہو کر حبشہ کی راہ لی۔ راستے میں کشتی طوفان میں گھر گئی تو مشرکوں نے اپنی عادت کے مطابق اپنے دیوی دیوتاؤں کو پکارنا شروع کر دیا۔ طوفان بڑھتا ہی گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کشتی اب ڈوبی کہ ڈوبی اسی وقت مشرک کہنے لگے۔

اب صرف اللہ ہی کو پکارو وہی ہمیں اس مصیبت سے اور موت سے نجات دے سکتا ہے ایسے نازک وقت میں یہ جملہ سن کر عکرمہ کی آنکھیں کھل گئیں وہ سوچنے لگے کہ اگر سمندر میں مصیبت کے وقت وہی اللہ ہی کام آتا ہے تو خشکی میں بھی اللہ ہی کام آنا چاہیئے وہ سوچنے لگے کہ بیس سال ہم محمد ﷺ سے اسی بات پر لڑتے رہے وہ کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے مصیبت میں کام آنے والا صرف اللہ ہے اور تمہارے معبود تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ہیں نہ سنوار سکتے ہیں۔

چنانچہ اس نے عہد کیا کہ اگر آج زندگی بچ گی تو سیدھا محمد ﷺ کے پاس جا کر انکی بیعت کرلوں گا۔ اللہ کا کرنا ہوا کہ طوفان تھم گیا اور کشتی والوں کی زندگیاں بچ گئیں عکرمہ واپس آ گئے اور آ کر اسلام قبول کرلیا اور باقی عمر خدمتِ اسلام میں صرف کردی۔ ①

گویا کہ مصیبت میں پکارنے کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے. ہمارے معاشرے کا حال بھی کچھ اسطرح کا ہے کہ ضرورت پڑنے پر فورا رب کے دربار میں جاتے ہیں رب کو پکارتے ہیں ورنہ اپنی مستیوں میں مگن ہیں جس سے چاہیں حاجتیں مانگیں، اولادیں مانگیں کوئی کچھ کہنے والا نہیں جاہل تو کیا ہر عقل سلیم رکھنے والا بھی اسی کام میں مشغول ہے یہی وجہ ہے جس نے ہمیں مصائب کے جکھڑ سے نہیں نکلنے دیا۔

یوں تو بندہ اپنی مستیوں میں تمرک رہتا ہے
خدا جب دیتا ہے جھٹکا تو اذانیں یاد آتی ہیں

مصیبت میں غیر اللہ کو پکارنے والے:

"وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآءِهِمْ غٰفِلُوْنَ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ" ②

"اور اس شخص سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوگا جو (مصیبت میں) اللہ کو چھوڑ کر

---

① تیسیر القرآن۔ ② (احقاف ۴۶/۵-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں پکارتا ہے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ وہ انکی پکار سے ہی بے خبر ہیں ☆ اور جب لوگ اکھٹے کیے جائیں گے (قیامت کے دن) تو وہ انکے دشمن بن جائیں گے اور انکی عبادت کا انکار کردیں گے"

"مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" سے مراد بت یا فوت شدہ بزرگ:

آیت کریمہ نمبر ۵ اور ۶ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بے جان قسم کے معبود مراد نہیں ہیں کیونکہ بے جان معبود ہی ایسے ہو سکتے ہیں جن کا دشمنی اور دوستی سے کچھ تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ عبادت سے انکار کر سکتے ہیں۔ لامحالہ یہاں جاندار معبود ہی مراد ہو سکتے ہیں پھر جانداروں میں سے بھی فرشتے خارج از بحث ہیں کیونکہ ان کا حشر نہیں ہوگا۔ باقی صرف جن و نبی، پیر، اولیآء، قطب، وغیرہ ہی رہ جاتے ہیں۔

جن پر حسد، دشمنی اور عبادت سے انکار سب باتیں چسپاں ہو سکتی ہیں پھر ایسے معبودوں کی بھی دو قسمیں ہیں ایک پیغمبر اور صحیح العقیدہ اولیاء کرام یہ اپنے عابدوں سے کہیں گے کہ کم بختو! ہم تو ساری زندگی خود بھی اللہ سے ہی دعا کرتے رہے اور مانگتے رہے اور تمہیں بھی یہی تلقین کرتے رہے۔

پھر تم نے کیا الٹی گنگا بہادی کہ ہم کو ہی پکارنا شروع کر دیا۔

ان لوگوں کا اپنے عابدوں کا دشمن ہونا صاف واضح ہے دوسرے ایسے معبود ہیں جو خود بھی یہی چاہتے تھے کہ لوگ ان میں خدائی اختیارات تسلیم کریں اور انہیں پکارا کریں۔

ایسے لوگ جب قیامت کے ہولناک مناظر کا انجام دیکھیں گے تو صاف صاف مکر جائیں گے اور کہیں اگے کہ ہم نے کب کہا تھا کہ تم ہماری عبادت کرنا اور یہ بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عابدوں کو سخت ناگوار گزرے گی لہٰذا وہ بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔

یہاں ایک اور مسئلہ کھڑا ہوا کہ ایسے فوت شدہ حضرات دنیا والوں کی پکار سنتے ہیں یا نہیں؟

جیسے عرفِ عام میں سماع موتی کا مسئلہ کہا جاتا ہے سو اس آیت سے اس بات کی مکمل نفی ہوگئی کہ وہ قیامت تک بھی دنیا والوں کی پکار نہیں سن سکتے تاہم بعض آیات وروایات سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جسے چاہے سنا سکتا ہے مزید یہی مسئلہ دیکھیں۔ ①

کسی نے کیا خوب کہا ہے

خدا فرما چکا قرآن کے اندر ☆ مرے محتاج ہیں پیرو پیغمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں ☆ کہ کام آوے تمہارے بے کسی میں
جو خود محتاج ہوے دوسرے کا ☆ بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا ☆ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
خبر قرآن میں ہے یہ محقق ☆ نہ بخشے گا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اس نے نہ بخشا
مقرر وہ جہنم میں پڑے گا
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو ☆ تو پھر تم منتیں کیوں مانتے ہو
تمہیں یہ طور بد کس نے سکھایا ☆ محمد ﷺ نے کہاں ہے یہ بتایا
ہے شیطان دشمن اولاد آدم ☆ سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا ☆ کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا

① النمل ۲۷/۸۰، روم ۳۰/۵۲، فاطر ۳۵/۲۲، احقاف ۴۶/۵-۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض اللہ سے دونوں کو روکا
بھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا
مسلمانو! ذرا سوچو تو دل میں پھنسے ہو ☆ کس طرح تم آب وگل میں
بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو ☆ خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو
وہ مالک ہے سب اسکے آگے ناچار ☆ نہیں ہے کوئی اسکے گھر کا مختار
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے
(مولانا خرم علی)

نبی ﷺ نے سوال کیا کہ......!

سیدنا حصین بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش کو چیلنج دینے، انکے عقلمندوں کو بے وقوف ٹھرانے اور انکے معبودان (باطلہ) کو برا کہنے پر نبی پاک ﷺ کو ڈانٹنے اور ملامت کرنے کے لیے آیا۔

جب اسکی رسول اللہ ﷺ سے گفتگو ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دلائل میں اس پر غلبہ پایا۔

اسکے باطل نظریے کو کلمہ حق سے کافور کر دیا۔ تو وہ حق کے سامنے جھکا اور ایمان دار بن گیا۔

یعنی ایمان لے آیا۔ حالانکہ اسکا دل قبولیت اسلام سے قبل پتھر سے بھی زیادہ سخت تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے یہ پوچھا تھا ''اے حصین! تو کتنے معبودان کا عبادت گزار ہے؟'' کہنے لگا: ''میرے لیے زمین میں سات اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان میں ایک معبود ہے" رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: "جب تجھے کوئی مصیبت آتی ہے تو تو کسے پکارتا ہے؟" وہ کہنے لگا "جو آسمان میں ہے" رسول اللہ ﷺ نے پھر پوچھا: "جب تیرا کوئی مال تباہ و برباد ہوتا ہے تو تو کسے پکارتا ہے؟"" پھر بولتا ہے کہ جو آسمان میں ہے"

تو آپ سرکار ﷺ نے فرمایا: جب وہ اکیلا ہی تیری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے تو پھر کیوں اسکے ساتھ شریک بنائے ہوئے ہو؟.......... اے حصین! اسلام لے آ۔ سلامتی پا جائے گا" ①

اللہ کے علاوہ مصیبت میں کوئی ایسی ذات نہیں جو مشکل کشائی حاجت روائی کر سکے اسی مسئلے کو مزید دیکھیں۔ ②

---

① ترمذی کتاب الدعوات ۶۹ / ۳۴۸۳ مختصرا صحیح عند الحاکم وشرطہما۔

② (البقرہ ۲ / ۱۰۷، انعام ۶ / ۱۸-۱۷، یونس ۱۵ / ۱۰۶-۱۰۷، رعد ۱۳ / ۳۷-۴۱، آل عمران ۳ / ۶۴، انعام ۶ / ۵۱، رعد ۱۳ / ۱۶، الشوریٰ ۴۲ / ۰-۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثامن

حق کے راستے میں پیش آنے والے مصائب پر کیا............؟

یہ بات مسلّم ہے کہ موحد مسلمان کو حق کے راستے میں بہت سی تکالیف آتی ہیں ایسی صورت میں اسے صبر واستقامت اور استقلال کے دامن کو نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ اپنے دین پر قائم رہنا چاہیے گواسکو کتنا ہی پریشانیوں اور مصائب سے گزرنا پڑے۔ لیکن اپنے دین وایمان پر کوئی حرف نہ آنے دے یعنی صخرۃ الودی کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے پھر ایسے شخص کے صبر کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ اسکو وہ مقام عطاء کریں گے جو دنیا کے لیے باعث نمونہ ہوگا۔

استقامت ہے کیا............؟

ہر اس کام کو جسے حق سمجھا جائے صحیح طور پر اسے حاصل کرنے کے لیے تکلیفیں برداشت کی جائیں مگر صحیح بات سے انحراف اور منہ نہ پھیرا جائے اسی کو استقامت کہتے ہیں۔ استقلال اور استقامت مقصد میں کامیابی کے لیے واحد ذریعہ ہے جن قوموں میں ہمت واستقلال نہیں ہوتا وہ مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

”فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ“ ①

”آپ سیدھے اور استقامت سے چلیے جیسا کہ حکم ہے اور جس نے توبہ کی آپ

① ھود ۱۱/۱۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے“

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی پریشانی اور حق کے راستے میں تکلیف پہنچے تو استقامت اور استغفار کرنا ہے

”اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ“ ①

”تمہارا معبود ایک ہی ہے سو اسکی طرف سیدھے رہو (یعنی اس پر قائم ودائم اور جمے رہو) اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو“

یہی استقامت اور حق کے راستے میں آنے والی مصیبت ہے کہ جس کے بارے میں صحابی رسول ﷺ نے جب پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کوئی ایسی ضروری بات فرما دیجئے کہ میں اس پر ثابت قدم رہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ“ ②

”تم یہ کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اسی پر جمے رہ“

حق کے راستے میں تکالیف وآفتوں کا آنا یہ اللہ کی آزمائش ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو ازل سے چلا آرہا ہے۔

جب تک کوئی قوم اس میں پوری نہیں اترتی وہ اپنی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں ایسے چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر تم سے پہلے لوگوں کے احوال نہیں آئے انکو سختی و تکلیف پہنچتی رہی اور بہت زیادہ ہلائے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے کہنے لگے۔ اللہ کی مدد کب آئے گی سن لو۔ اللہ کی مدد قریب ہے“ ③

---

① حٰمٓ سجدہ ۴۱/۶۔ ② صحیح مسلم کتاب الایمان ۶۲/۱۵۹۔ ③ البقرۃ ۲/۲۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی مصیبتوں کا حال ذکر کیا اور درخواست کی کہ ہمارے لیے دعا کیجئے۔

چونکہ یہ بھی ایک قسم کی بے تابی کا اظہار تھا اسلیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایسا مرد بھی ہوا ہے جسکو زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا اور آرے سے اس کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے مگر یہ اس پر بھی دین حق سے روگردانی نہیں کرتا تھا اور لوہے کی کنگھیوں سے اسکا گوشت ہڈیوں سے نوچ کر تار تار کر دیا جاتا تھا مگر یہ تکلیف بھی اسکو دین سے نہ ہٹا سکتی تھی۔ (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات وتلقینات کا جو اثر آپ کے ساتھیوں پر ہوا وہ اہل تاریخ سے چھپا نہیں۔

انہی خباب بن ارت کا (جو اوپر والی حدیث کے راوی ہیں) یہ واقعہ ہے کہ اسلام کے جرم میں انکو طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں آخر کار ایک دن زمین پر کوئلے جلا کر انکو چت لٹا دیا گیا اور ایک شخص انکی چھاتی پر پاؤں رکھے رہا۔ کہ کروٹ نہ بدلنے پائیں۔

یہاں تک کہ کوئلے پیٹھ کے نیچے پڑے پڑے ٹھنڈے پڑ گے۔ (۲)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے مدتوں کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پیٹھ کھول کر دکھائی تو تپائے ہوئے سونے کی طرح سنگ دل قریش کے ظلم وستم کا یہ سکہ انکی پیٹھ پر چمک رہا تھا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ گرم جلتی ریت پر لٹائے جاتے پتھر کی بھاری چٹانیں

(۱) صحیح بخاری کتاب الاکراہ ۱/۳/۶۹۷۔

(۲) ابن سعد جلد ۳ تذکرہ خباب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکے سینہ پر رکھی جاتیں گلے میں رسی باندھ کر زمین پر گھسیٹے جاتے اور کہا جاتا کہ اسلام سے باز آ جاؤ اس وقت بھی انکی زبان سے احد احد (اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے) ہی نکلتا تھا۔

نبی ﷺ کا وہ فقرہ جو آپ نے اپنے چچا ابو طالب کے جواب میں فرمایا تھا اسکی تاثیر اس وقت تک کم نہ ہوگی جب تک آسمان میں سورج اور چاند کی روشنی قائم ہے۔

فرمایا: چچا جان! اگر یہ کافر میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تب بھی میں اس دین حق کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔

حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں آیت " اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ الخ " کے تحت یہ تحریر فرمایا ہے:

کہ حافظ ابن عساکر عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی کے ترجمہ میں بیان کرتے ہیں کہ آپ کو رومی کافروں نے قید کرلیا اور اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا دیا۔

بادشاہ نے آپ سے کہا: کہ تم نصرانی بن جاؤ میں تمہیں اپنے راج پاٹ میں شریک کیئے لیتا ہوں اور اپنی شہزادی کو تمہارے نکاح میں دیتا ہوں۔

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا۔ اگر تو اپنی تمام بادشاہت مجھے دے اور تمام عرب کا راج بھی مجھے سونپ دے اور یہ چاہے کہ میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اپنے دین محمد ﷺ سے پھر جاؤں تو یہ بھی ناممکن ہے۔

بادشاہ نے کہا: پھر تجھے قتل کر دوں گا۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ نے جواب دیا: کہ ہاں یہ تجھے اختیار ہے۔

چنانچہ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا اور انہیں صلیب پر چڑھا دیا اور تیر اندازوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے قریب سے بحکم بادشاہ انکے ہاتھ پاؤں اور جسم چھیدنا شروع کیا۔ بار بار کہا جاتا اب بھی نصرانیت قبول کرلو۔ اور آپ پورے صبر واستقلال سے فرمائے جاتے تھے کہ ہرگز نہیں آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سولی سے اتار لو۔ اور پیتل کی بنی ہوئی دیگ خوب تپا کر آگ بنا کر لائی جائے۔

چنانچہ وہ پیش کی گئی بادشاہ نے ایک اور مسلمان قیدی کی بابت حکم دیا کہ اسے اس میں ڈال دو، اسی وقت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں آپ کے دیکھتے ہوئے اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا گیا۔

وہ مسلمان صحابی رضی اللہ عنہ اس وقت جل گیا اور ہڈیاں جل کر چمکنے لگیں (اور مرتبہ شہادت کو پا گئے)۔

پھر بادشاہ نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ دیکھو اب بھی بات مان لو۔ اور ہمارا مذہب قبول کرلو ورنہ اسی آگ کی دیگ میں اسی طرح تمہیں بھی ڈال کر جلا دیا جائے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے پھر بھی اپنے ایمان جوش سے کام لیکر فرمایا: کہ ناممکن ہے کہ میں خدا کے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں چرخی پر چڑھا کر اس میں ڈال دو۔ جب یہ اس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لیے چرخی پر اٹھائے گئے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔

اس وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ رک جائیں اور انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اسلئے کہ اب اسے امید بندھ گئی تھی کہ شاید اس عذاب کو دیکھ کر اب اسکے خیالات بدل گئے ہوں میری مان لے گا۔

اور میرے مذہب کو قبول کر کے میری دامادی میں آ کر میری سلطنت کا ساجھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جائے گا لیکن بادشاہ کی یہ تمنا اور یہ خیال بے سود نکلا۔

حضرت عبداللہ خذافہ نے فرمایا: کہ میں صرف اس وجہ سے رویا تھا کہ آہ، آج ایک ہی جان ہے جسے راہ خدا میں اس عذاب کے ساتھ میں قربان کر رہا ہوں کاش! کہ میرے پاس کئی جانیں ہوتی کہ آج میں سب جانیں راہ اللہ میں اسی طرح ایک ایک کر کے قربان کر دیتا۔

بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کو قید خانہ میں رکھا اور کھانا پینا بند کر دیا۔ کئی دن کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت بھیجا لیکن آپ نے اس بھوک پر بھی اسکی طرف توجہ تک نہ فرمائی۔

بادشاہ نے آپکو بلوا بھیجا اور اسے نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ اس حالت میں میرے سے مباح تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دشمن کو اپنے بارے میں خوش ہونے کا موقعہ دینا چاہتا ہی نہیں اب بادشاہ نے کہا کہ اچھا تو میرے سر کا بوسہ لے لو۔ تو تمہیں اور تمہارے ساتھ کے تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیتا ہوں۔

آپ نے اسے قبول فرمالیا۔ اور اسکے سر کا بوسہ لے لیا اور بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو رہا کر دیا جب حضرت عبداللہ بن خذافہ یہاں سے آزاد ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ حضرت عبداللہ بن خذافہ کا ماتھا چومے اور میں ابتداء کرتا ہوں یہ فرما کر پہلے آپ نے انکے سر کا بوسہ لیا۔

اسکے علاوہ خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ جنہوں نے صبر واستقامت کی مثال قائم کی اگر چہ ان کو کتنی ہی مصیبتوں اور آفتوں سے گزرنا پڑا حتی کہ راہ حق میں تمام مصائب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کرتے ہوئے جان دے دیتے ہیں۔ ①

آج اگر ہمیں دین کی وجہ سے کچھ پریشانیاں آ جائیں تو ہم دین کے احکامات کو چھوڑنا شروع کر دیتے ہیں اور بات بات پر کہہ دیتے کہ ایک دو باتوں پر عمل نہ کرنے سے کافر تو نہیں ہونا لازم آتا۔

ہم چھوٹے چھوٹے طعن اور خاندانوں کی ملامت کو خاطر میں لا کر جو دین سے روگردانی کر رہے ہیں یہ چیزیں ہمیں مصائب سے نہیں نکلنے دیتی دیکھئے ہمارے آباء انکا کیا حال تھا۔

ایک دن حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ کو کفار نے دھوپ میں لٹا دیا۔ اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: صبر کرو صبر، تمہارا ٹھکانہ جنت میں ہے لیکن ابوجہل کو اس پر بھی تسکین نہ ہوئی اور اس نے برچھی مار کر انکو شہید کر دیا۔

چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے شرف شہادت ان ہی کو نصیب ہوا۔ ②

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہایت معزز شخص تھے لیکن جب اسلام لائے تو خود انکے چچا نے انکو رسی سے باندھ دیا'' ③

حضرت زبیر بن عوام جب اسلام لائے تو انکا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر لٹا دیتا تھا پھر نیچے سے انکی ناک میں دھواں دیتا تھا۔ ④

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ایک تقریر کے ذریعہ دعوت اسلام دی کفار نے یہ آواز سنی تو ان پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ قبیلہ بنو تمیم کو انکی موت کا

---

① طبقات ابن سعد، رحمۃ العالمین۔ ② اسد الغابہ تذکرہ سمیہ رضی اللہ عنہا۔

③ طبقات ابن سعد۔ ④ ریاض النصرة للمحب الطبری تذکرہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین ہو گیا وہ انکو ایک کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے شام کے وقت ان کی زبان کھلی تو بجائے اس کے کہ اپنی تکلیف بیان کرتے رسول اللہ ﷺ کا حال پوچھا اب خاندان کے لوگ بھی ان سے الگ ہو گئے لیکن ان کو اسی محبوب کے نام کی رٹ لگی رہی آخر لوگوں نے ان کو آپ تک پہنچا دیا۔ آپ نے یہ حالت دیکھی تو ان کے اوپر گر پڑے ان کا بوسہ لیا اور سخت رقتِ طبع کا اظہار فرمایا۔ ①

یہ تھا ہمارا ماضی اب آپ اپنا حال بھی دیکھو کہ تھوڑی سی تکلیف۔ خاندانی طعن اور دین کی وجہ سے تھوڑی سی پریشانی ہو سب کچھ قربان (دین وایمان) کر دیتے ہیں۔

ہم تو وہ ہیں کہ جن کے بارے میں اہل کتاب بھی کہتے ہیں:

''جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شام میں گئے تو اہل کتاب نے انکو دیکھ کر کہا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے وہ اصحاب جو آروں سے چیرے گئے اور سولی پر لٹکائے گئے ان مسلمانوں سے زیادہ تکلیفیں برداشت کرنے والے نہ تھے''۔ ②

أُولَئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ
إِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعُ

www.KitaboSunnat.com

② اسد الغابہ تذکرہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
③ استعاب جلد اول ص ٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال صالحہ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

اس حقیقت کو بخوبی سمجھ لینا چاہئے کہ قابل رشک زندگی کا حصول صرف اور صرف نیک اعمال پر منحصر ہے اور ثابت قدمی اور دین پر استقامت ہی وہ پل ہے جس کے ذریعے اس تک رسائی ممکن ہے اور نیک اعمال یہ ہیں کہ بندہ پنجگانہ فرض نمازوں کی پابندی کرکے فریضہ زکوٰۃ کو ادا کرے صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرکے، مسکینوں کے ساتھ نیکوکاری کرے۔ یتیموں۔ ضرورت مندوں کے ساتھ بھلائی کرے، مصیبت زدہ انسانوں اور فاقہ مستوں کے دکھ درد کا مداوا کرے خواہ انکا تعلق کسی بھی قوم سے ہو، ساتھ ساتھ نفلی عبادتوں کا بھی اہتمام کرے، لہٰذا جو کوئی ان اعمال صالحہ کا التزام کرے گا اللہ اسکو نہیں قابل رشک اور پرسکون زندگی عطا کرے گا جو پریشانیوں سے دور اور ان اعمال کی وجہ سے اپنے آپ کو خوش اور مسرت میں پائے گا جیسے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَا مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ“[1]

”جو شخص نیک عمل کرے، خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو، تو ہم اسکو

---

[1] النحل ۱۶/ ۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اچھی زندگی بسر کرائیں گے اوران کو (قیامت کے دن) انکے اچھے اعمال کا صلہ ضرور دیں گے''۔

اللہ کا یہ وعدہ ہے اور اسکا وعدہ حق اور سچ ہے کہ جس نے مرد یا عورت ہو کر کوئی سا نیک عمل کیا مثلاً دنیا میں باسعادت اور عمدہ زندگی گزاری اور اسکی لذت کو اپنے اندر پایا کرتے ہوئے محسوس کیا تو ایسا شخص زندگی میں بھی باسعادت اور نیک بخت ہوگا اور مرنے کے بعد بھی خوش نصیب اور قسمت والا ہوگا۔

اور یہی انسان جب برائیوں کو چھوڑ کر تائب ہو کر اچھائیاں کرنا شروع کر دیتا ہے اللہ اس سے مصائب کو دور کر دیتا ہے اور اسکی تمام سابقہ برآئیوں کو اچھائیوں میں بدل دیتا ہے ''مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا''①

''جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور ایسے عمل کرنے لگا جو صالحہ ہیں پس اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں نیکیوں میں بدل دیں گے اور اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''

شر وفساد اور اذیت اور مضرت کی وجہ سے یہ دنیا اور خدا کی یہ رقاصہ حسرتوں اور نامرادیوں کا قبرستان بنی ہوئی ہے اور جس کی اصلاح اور درستی صرف اسطرح ہوگی کہ دین کی تابعداری کی جائے اور اللہ رب العالمین کی اطاعت وفرمانبرداری میں آدمی اپنے آپ کو غرق کرلے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ کسی کے پاس خواہ کتنی ہی دولت کیوں نہ ہو لیکن اعمال صالحہ کی کمی ہے تو ایسا شخص قابل رشک زندگی والا نہیں ہوسکتا۔

---

① الفرقان ۲۵: ۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر حال میں عمل صالحہ:

امام بخاری نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ھے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام تجارت اور خرید وفروخت کرتے، عمارت سازی میں حصہ لیتے، کاشتکاری کرتے اور تجارت کے لیے خشکی اور تری میں سفر کرتے تھے۔ لیکن جب ان پر کوئی ناگہانی آفت آتی یا فریضہ الٰہی کا وقت آجاتا تو وہ صرف اسی کے ہو کے رہ جاتے۔

اور پھر کوئی تجارت یا خرید وفروخت انہیں اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی، تاوقت کہ وہ اس عمل یا عبادت، سے سبکدوش نہ ہو جائیں ایسے ہی باسعادت افراد کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِهِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُه لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ"①

"جن کو اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید وفروخت وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی تاکہ اللہ انکو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا فرمائے"۔

نیک اعمال ایک متقی اور پرہیز گار آدمی کا نصب العین ہے اگرچہ اسکی مصروفیت دنیا میں کتنی ہی کیوں نہ ہو لیکن اسکو اسکے مشن اور نصب العین سے پیچھے نہیں ہٹا سکتی۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ العصر میں بھی کامیاب لوگ وہی ٹھہرائے ہیں

① النور ۳۷/۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اپنی تمام تگا و دو اعمال صالحہ کے لئے لگاتے ہیں اور اللہ کبھی بھی اعمال صالحہ کرنے والے کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اللہ کے ہاں اسکی قدر و منزلت مزید بڑھتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق ہے: اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ"

"بے شک میں تم سے کسی کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا"

یعنی جو جیسا عمل کرے گا اللہ کے ہاں پالے گا اگر برا عمل کرتا ہے تو اللہ سے سزا پائے گا اگر اچھے اعمال کریگا اللہ دنیا میں بھی محبوب رکھے گا آخرت میں بھی محبوب بنالے گا۔

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ"[1]

"جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور آپ کا ربّ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں"

مصائب سے چھٹکارا تب ہی ممکن ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ کا محبوب بنالے اور اعمال صالحہ کو زندگی کا حصہ بنالے۔

یہی آئین قدرت ہے یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہ عمل میں گامزن، محبوب فطرت ہے

✧ ❋ ✵ ✿ ✩

---

① حٰمٓ السجدہ ۴۱/۴۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب میں وظائف

(۱) ہر مصیبت کے وقت کا وظیفہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود ہر مصیبت کے وقت کا وظیفہ بتلایا ہے وہ یہ ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ①

(۲) گم شدہ چیز اور بیوہ عورت کے لیے وظیفہ:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ وظیفہ مصیبت کے وقت (وہ کسی بھی صورت میں کیوں نہ ہو) پڑھے گا اللہ اسکو اس مصیبت پر اجر دے گا اور اس سے بہتر بدلہ دے گا۔

"اَللّٰهُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْهَا" ②

(۳) آندھی وطوفان کے وقت کا وظیفہ:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھا جب ہم مقام جحفہ اور ابواء کے درمیان میں تھے تو سخت آندھی اور اندھیرے نے ہم کو ڈھانپ لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قل اعوذ برب الفلق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھ پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگنے لگے اور مجھے فرمانے لگے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تو بھی یہی سورتیں پڑھ کر پناہ مانگ کسی پناہ مانگنے والے نے ان دونوں سے بہتر تعوذ نہیں کیا۔ ③

---

① البقرہ/۲، ۱۵۶۔ ② صحیح مسلم رقم:/۲۱۲۶۔ ③ صحیح سنن ابی داود ۱۲۹۹/۳۵۴ صحیح عند الالبانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) سانپ کے ڈسنے پر دم:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض صحابہ نے سفر کی حالت میں ایک بستی کے سردار کو جسے سانپ نے ڈسا تھا سورۃ فاتحہ سے دم کیا تو اللہ نے اسے شفا دے دی۔[۱]

(۵) بچھو کے کاٹے کا دم:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران بچھو نے کاٹا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا بچھو پر اللہ کی مار پڑے کہ وہ نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر کو پھر آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس مقام پر جہاں بچھو نے کاٹا تھا ڈالنے لگے اور سورۃ قل ھو اللہ احد اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم کرنے لگے۔[۲]

(۶) بیمار آدمی کے لئے دم:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت والی شروع بیماری میں خود معوذات پڑھ کر انکی برکت کی امید پر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھ بدن مبارک پر پھیرتے پھر جب بیماری سخت ہوگئی تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے) میں یہی سورتیں پڑھ کر دم کرتی تھی۔[۳]

(۷) جادو کی دوری کے لیے دم:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جادو کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک

---

① صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن ۹/ ۵۰۰۷۔ ② مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطب ۲۲/۲۳۵۴۳۔

③ بخاری کتاب فضائل القرآن ۱۴/ ۵۰۱۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے جسم پر پھیرتے۔ (۱)

(۸) دردِ جسم کے لیے دم:

جسم میں درد کے وقت وہاں ہاتھ رکھ کر یہ دم نبی ﷺ نے عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کو بتایا: طریقہ، تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ یہ دم:

"اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ" (۲)

(۹) زہریلی چیز اور پھوڑے و پھنسی کے لیے دم:

"بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا" (۳)

(۱۰) طبیعت ناساز ہو تو دم:

جب بھی کبھی نبی ﷺ کی طبیعت ناساز ہوتی تو جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو یہ دم کیا کرتے تھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ" (۴)

(۱۱) قید سے رہائی کا وظیفہ:

ایک قیدی کی رہائی کا یہ بہترین وظیفہ ہے جو یونس علیہ السلام نے ایک سخت ترین قید میں کیا تو رہائی نصیب ہوئی:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" (۵)

---

(۱) صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن ۱۴/ ۵۰۱۶۔

(۲) صحیح سنن الترمذی کتاب الطب ۲۷/ ۱۶۹۶ صحیح عند الالبانی۔

(۳) بخاری کتاب الطب ۳۸/ ۵۷۴۵۔

(۴) صحیح سنن الترمذی کتاب الجنائز ۴/ ۷۷۷ صحیح عند الالبانی۔

(۵) انبیاء ۲۱/ ۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) دائمی بیماری سے نجات کا وظیفہ:

ایسے انسان کے لیے یہ وظیفہ مجرب ہے جس کو کسی دائمی بیماری نے جکڑ رکھا ہو جیسے ایوب علیہ السلام تھے انہوں نے اسے اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے نوازا۔

"رَبِّ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ" ①

(۱۳) طلب اولاد کا بہترین وظیفہ:

طلب اولاد کے لئے یہ وظیفہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا تو اللہ نے اسماعیل علیہ السلام جیسا فرزند عطا کیا:

"رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ" ②

انسان کو طلب اولاد کے لیے اللہ سے دعا کرنی چاہئے کیونکہ انسان کو اپنی معاونت، سلسلہ نسب کے تسلسل اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اولاد کی ضرورت ہے اسکو انبیاء کرام بھی شدت سے محسوس کرتے رہے اور اللہ ہی سے طلب کرتے رہے جیسے زکریا علیہ السلام نے یہ وظیفہ کیا:

"رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ" ③

(۱۴) بہتر رشتوں کی طلب کے لیے وظیفہ:

قرآن مجید روحانی جسمانی اور دیگر مسائل کا حل ہے جو شخص اس آیت کا وظیفہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکے بیٹے بیٹیوں کے لیے بہترین رشتے عطا فرمائے گا میں نے مایوس والدین کو یہ وظیفہ بتلایا اللہ تعالیٰ نے بہترین اسباب پیدا فرمائے:

"وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا" ④

① انبیاء ۲۱/۸۳ ② الصافات ۳۷/۱۰۰ ③ آل عمران ۳/۳۸ ④ الفرقان ۲۵/۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵: مریض کے لیے دعا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مریض پر دایاں ہاتھ پھرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیُ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا"

"اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے تو شفاء عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تیری ہی شفا شفاء ہے، تو ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے" ①

۱۶: خطرے سے بچاؤ کی دعا:

ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے خطرہ وخوف ہوتا تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ"

"اے اللہ ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور تیرے ذریعے سے ان کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں" ②

۱۷: ہر نقصان دہ چیز سے حفاظت کی دعا:

خولہ بنت حکیم بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو بندہ اس دعا کو کسی منزل میں اتر کر پڑھے تو کوچ کرنے تک اسکو کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی دعا یہ ہے:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقْ" ③

"میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"

---

① صحیح بخاری کتاب الطب باب رقیۃ النبی/۵۷۴۳۔
② ابوداؤد والنسائی باسناد صحیح۔
③ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء رقم ۲۷۰۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸: اللہ کی پسندیدہ دعا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں، زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو بہت پیارے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" ①

"اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں اور خوبیوں کے ساتھ اللہ پاک ہے عظمتوں والا"

۱۹: شیطان سے بچاؤ کی دعا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو بندہ دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹ جائیں گی اور اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" ②

۲۰: جنت کا خزانہ حاصل کرنے کی دعا:

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا:

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" ③

۲۱: بچھو کے بچاؤ کی دعا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بندہ نبی کے پاس آیا اور عرض کیا

---

① صحیح بخاری کتاب الایمان رقم ۶۶۸۲۔
② صحیح بخاری کتاب بدء الخلق رقم ۳۲۹۳۔
③ صحیح بخاری کتاب الدعوات رقم ۶۴۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے کس قدر تکلیف ہوئی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو شام کو یہ کلمات پڑھ لیتا تو بچھو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا"

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" ①

۲۲: ہر قسم کے نقصان سے بچاؤ کی دعا:

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ ہر روز کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین مرتبہ یہ دعاء پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" ②

۲۳: ہر شر سے پناہ کی دعا:

شکل بن حمیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی دعا سکھلائیں آپؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھ:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ." ③

"اے اللہ میں اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور شرم گاہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"

---

① صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء رقم ۲۷۰۹۔

② ابوداود کتاب الادب رقم ۵۰۸۸ اسے حاکم (۱/۵۱۴) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

③ ابوداود کتاب الصلاۃ رقم ۱۵۵۱ حاکم نے (۵۳۲،۵۳۳) میں صحیح کہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جدید تخریج شدہ ایڈیشن

تفسیر ابن کثیر

رئیس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر

المتوفی ـــــ ۷۷۴ھ

ترجمہ: مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ

تحقیق وافادات: علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تحفۃ النساء

المعروف

خواتین

کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

نظر ثانی: الشیخ عبد السمیع دامت برکاتہم

ڈسٹری بیوٹرز

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-7321865

مکتبہ نعمانیہ
اردو بازار گوجرانوالہ
055-4235072